رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جلد ۲ | ۹ صلح ۱۳۲۷ھش | ۲۹ صفر ۱۳۶۶ھ | ۹ جنوری ۱۹۴۸ء | نمبر ۲

اخبار احمدیہ

لاہور ۸ ماہ صلح: حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بخار اور درد کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

کل سات اغوا شدہ خواتین اور بارہ اصحاب کا ایک قافلہ بذریعہ لاری بخیر و عافیت قادیان سے لاہور پہنچا۔ اُن کے ذریعہ معلوم ہوا کہ قادیان میں مقیم احباب اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر طرح خیریت سے ہیں۔

۵۵ کروڑ روپے کی ادائیگی سے انکار پاکستان کے خلاف جارحانہ اقدام کے مترادف ہے

"تنظیم امن" میں کشمیر پر بحث ملتوی کر دی گئی!

پناہ گزینوں کی امداد کیلئے بیس ۲۰ ہزار پونڈ کا عطیہ

سردار محمد ابراہیم حفاظتی کونسل کے اجلاس میں خود شرکت کریں گے

پراکھل ۸ جنوری: حکومت آزاد کشمیر کے ایک نمائندے نے اس امر کا انکشاف کیا ہے۔ کہ سردار محمد ابراہیم پریذیڈنٹ آزاد کشمیر گورنمنٹ اپنی حکومت کی طرف سے حفاظتی کونسل کے کشمیر والے اجلاس میں شرکت کے لئے بذات خود لیک سکسیس تشریف لے جائیں گے (و۔پ)

محاذ جموں کے نہائیت اہم مقامات پر کامیاب حملے
دشمن کی رسل و رسائل کی لائن کاٹ دی گئی

لاہور ۸ جنوری: حکومت آزاد کشمیر کا ایک بیان مظہر ہے۔ کہ کل آزاد فوج نے نوشہرہ کے محاذ پر دشمن کی بیرونی دفاعی لائینوں کو توڑ دیا ہے۔ اور اب وہ اندرونی دفاعی اڈوں کی طرف پیش قدمی کر رہی ہیں۔

بیان میں مزید بتایا گیا ہے۔ کہ جموں اور نوشہرہ کے درمیانی رسل و رسائل کے راستے کو کاٹ دیا گیا ہے۔ اور جموں محاذ کے نہائیت اہم مقامات پر کامیاب حملے کئے جا رہے ہیں نیز پونچھ کی طرف جانے والی تمام سڑکیں ہمارے قبضہ میں ہیں۔ (و۔پ)

شیخ عبد اللہ بھی حفاظتی کونسل میں پیش ہوں گے

نئی دہلی ۸ جنوری۔ حکومت جموں اور کشمیر کے رکن اعلیٰ شیخ محمد عبد اللہ ۹ جنوری کو نئی دہلی سے بمبئی روانہ ہو رہے ہیں۔ جہاں سے آپ ۱۰ جنوری کو لیک سیکسس روانہ ہو جائیں گے وہاں آپ اقوام عالم کی سلامتی کونسل میں ہندوستان کی نمائندگی کریں گے۔ (و۔پ)

حسن سلوک کے طور پر سرخپوشوں کو رہا کر دیا جائے گا

لاہور ۸ جنوری۔ ایسوسی ایٹڈ پریس کے نامہ نگار کی اطلاع ہے۔ کہ صوبہ سرحد کی حکومت سیاسی قیدیوں کے معاملات پر نظر ثانی کر رہی ہے۔ خیال ہے حسن سلوک کے طور پر بعض سرخپوشوں کو رہا کر دیا جائے گا۔ (و۔پ)

ہندوستانی دستور ساز اسمبلی کی رکنیت اور مسٹر لاری!

لکھنؤ ۸ جنوری:۔ ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ یو۔پی اسمبلی میں مسلم لیگ پارٹی کے لیڈر مسٹر ظہیر الحسن لاری ہندوستانی دستور ساز اسمبلی کی رکنیت کے انتخاب میں نہائیت کامیابی سے ووٹ حاصل کر رہے ہیں مسلم لیگ ارکان کے علاوہ تمام کانگریسی مسلم ارکان نے بھی آپ کے حق میں ہی ووٹ دیئے ہیں (ا۔پ رائٹر)

کراچی میں چالیس گھنٹے کا کرفیو اب فضا پر امن ہے

کراچی ۸ جنوری:۔ شہر میں چالیس گھنٹے کا کرفیو لگا ہوا ہے جو کل چار بجے شام سے شروع ہوا تھا۔ اور جمعہ کے روز آٹھ بجے صبح تک جاری رہے گا۔ شہر میں امن ہے۔ بازاروں میں پولیس اور فوج برابر گشت کر رہی ہے۔ کل سندھ سکریٹیریٹ کے صوبائی دفاتر بالکل بند رہے پولیس نے ایک ہزار سے زائد اشخاص کو زیر حراست لے رکھا ہے۔ پانسو سے زائد اشخاص کرفیو کی خلاف ورزی کرتے ہوئے پکڑے گئے ہیں۔ آمد و رفت بالکل بند ہے۔ حالات پر پوری طرح قابو پا لیا گیا ہے (و۔پ)

مشرقی اور مغربی پنجاب کے زیر حراست افراد کا باہم تبادلہ ۱۲ جنوری سے شروع ہو جائے گا

جالندھر ۸ جنوری:۔ مشرقی پنجاب اور دہلی سے ۲۴۶۵ مسلمان قیدی جن میں ایک ہزار زیر حراست افراد بھی شامل ہیں۔ عنقریب مغربی پنجاب کے غیر مسلم قیدیوں کے تبادلے میں پاکستان آنے والے ہیں۔

اسی طرح کل رات ایک سرکاری بیان میں بتایا گیا ہے۔ کہ مغربی پنجاب کے غیر مسلم قیدی جن میں ۲۴۹۸ زیر حراست افراد شامل ہیں مشرقی پنجاب بھیج دیئے جائیں گے چنانچہ اس فیصلہ کے مطابق جو دونوں حکومتوں کے نمائندوں کے درمیان امرتسر میں ہوا ہے۔ ان قیدیوں کی نقل و حرکت ۱۲ جنوری سے شروع ہو جائیگی (و۔پ)

سٹرلنگ قرضہ کی گفت و شنید میں پاکستان حصہ نہیں لے گا

نئی دہلی ۸ جنوری۔ ایسوسی ایٹڈ پریس کو معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے۔ کہ حکومت پاکستان نے سٹرلنگ قرضہ کی گفت و شنید میں حصہ لینے سے انکار کر دیا ہے۔ یاد رہے اس سلسلہ میں گفت و شنید کل سے نئی دہلی میں شروع ہونے والی ہے پاکستان نے کل ہی انڈین یونین کے نام ایک سخت احتجاجی نوٹ ارسال کیا جس میں لکھا ہے۔ کہ کیونکہ حکومت ہند نے مالی معاہدے کی شرائط کو پورا کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ اس لئے پاکستان سٹرلنگ قرضے کی گفت و شنید میں حصہ لینے سے قاصر ہے۔ (و۔پ)

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔اے۔ ایل ایل۔بی

پرنٹر و پبلشر عبد الحمید بی۔اے۔ ایل ایل۔بی نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور میں طبع کرا کر دفتر الفضل میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

دہلی میں چار لاکھ غیر مسلم پناہ گزین بسائے جا چکے ہیں

نئی دہلی ۸ جنوری:۔ ایک پریس نوٹ میں بتایا گیا ہے۔ کہ دہلی میں پناہ گزینوں کو بسانے کے لئے اب کوئی گنجائش نہیں رہی۔ کیونکہ چار لاکھ سے زیادہ پناہ گزینوں کو اس وقت تک دہلی میں بسایا جا چکا ہے۔ اب یہ فیصلہ کیا گیا ہے۔ کہ ۳۰ نومبر کے بعد آنے والے اور جن پناہ گیروں کے نام دہلی کے باہر لکھے گئے ہیں۔ ان کو دہلی میں نہ بسایا جائے۔ آئندہ ایڈمیشن کرنے اور راشن کارڈ جاری کرنے کا سلسلہ بند کر دیا جائے۔

حکومت برطانیہ کی طرف سے بیس ہزار پونڈ کا عطیہ

لندن ۸ جنوری:۔ سر سٹیفورڈ کرپس نے کل ایک دعوت کے موقع پر تقریر کرتے ہوئے اس امر کا انکشاف کیا۔ کہ حکومت برطانیہ نے انڈیا اور پاکستان کے تباہ حال پناہ گزینوں کی امداد کے لئے بیس ہزار پونڈ دینے منظور کئے ہیں۔ آپ نے اس امر پر افسوس کا اظہار کیا۔ کہ انتقال اقتدار کے معاً بعد دونوں ڈومینیوں کے باشندوں کو سخت مصیبت اور دکھ بیماری کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ آپ نے برطانوی عوام کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ کہ اس وقت موقع ہے۔ کہ ہم اپنے افعال سے ثابت کر دکھائیں۔ کہ برطانوی دولت مشترکہ کے تمام باشندوں کے لئے بلا تفریق و امتیاز جو جذبات ہمدردی ہمارے دل میں ہیں۔ وہ واقعی سچے ہیں۔ تبادلہ آبادی کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا۔ کہ لاکھوں انسانوں کا اس حال میں اپنے وطنوں کو چھوڑنے پر مجبور ہو جانا واقعی دنیا کی تاریخ میں اپنی مثال آپ ہے۔ آخر میں آپ نے دونوں حکومتوں کے درمیان دوستانہ تعلقات کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے امید ظاہر کی۔ باہمی جھگڑے جلد سے جلد ختم ہو جائیں گے۔ (رائیٹر)

کشمیر کا معاملہ یو۔ این۔ او میں لیجا کر ہندوستان نے بزدلی اور سراسیمگی کا ثبوت دیا ہے

امرتسر کے ہندوؤں کی طرف سے حکومت کی مذمت

امرتسر ۸ جنوری:۔ سول اینڈ ملٹری گزٹ کا نامہ نگار اطلاع دیتا ہے۔ کہ کل ہندو مہاسبھا کے جلسہ میں ایک ریزولیوشن پیش کیا گیا۔ جس میں حکومت ہندوستان پر نکتہ چینی کرتے ہوئے کہا گیا۔ کہ حکومت نے کشمیر کا معاملہ یو۔ این۔ او میں بھیجکر اپنی بزدلی اور سراسیمگی کا ثبوت دیا ہے۔ حالانکہ حکومت ہندوستان کو حق پہنچتا تھا۔ کہ وہ حملہ آوروں اور ان کے حامیوں کے مراکز پر حملہ کر کے ان کو بیکار کر دیتی ایک ریزولیوشن میں حکومت سے سرحدوں کو مضبوط کرنے۔ نوجوانوں کو فوجی ٹریننگ دینے۔ رائفل کلبیں کھولنے اور پبلک کے لئے سستے داموں رائفلیں حاصل کرنے کا مطالبہ کیا گیا۔

ہر شخص کو ضبط اور وقار سے کام لینا چاہیئے

ظفر اللہ خان کی طرف سے مفسدانہ حرکات کی مذمت!

کراچی ۸ جنوری:۔ حکومت پاکستان کے وزیر خارجہ سر محمد ظفر اللہ خان نے جو کل رات نیویارک سے بذریعہ ہوائی جہاز یہاں پہنچے ہیں۔ کراچی کے فسادات پر روشنی ڈالتے ہوئے ایک بیان میں فرمایا۔ کہ ضرورت ہے۔ کہ عوام کو تلقین کی جائے۔ کہ وہ ایسے حال میں بھی جو سخت مشتعل کرنے والے ہوں امن۔ ضبط اور وقار سے کام لینے کی کوشش کریں۔ فسادیوں کی نامناسب حرکات و افعال کی آپ نے سخت مذمت کی۔ اور توقع ظاہر کی۔ کہ حکام اس بات کی خاص احتیاط کریں گے۔ کہ ایسے واقعات کا پھر اعادہ نہ کیا جا سکے۔

آپ نے مزید فرمایا۔ ہر شخص کا خواہ وہ سرکاری ملازم ہو یا عوام میں سے کوئی ایک فرد ہو یہ فرض ہے۔ کہ وہ بلا تفریق و امتیاز تمام لوگوں میں اپنے رویہ سے یہ احساس پیدا کر دے۔ کہ وہ اپنے آپ کو ہر لحاظ سے محفوظ خیال کرنے لگیں۔

آپ نے امید ظاہر کی۔ کہ کراچی میں بھی اور دوسرے علاقوں میں بھی تمام فرقوں کے افراد آئندہ کمال ضبط اور احتیاط سے کام لیں گے۔ اور یہ کہ آئندہ وہ ایک دوسرے کے خلاف کسی قسم کی بھی غیر قانونی حرکات کے مرتکب نہ ہونے پائیں گے۔

آپ غالباً ۱۰ جنوری کو بذریعہ ہوائی جہاز نیویارک روانہ ہو جائیں گے۔ (او۔پ)

جموں اور کشمیر کیلئے عام بھرتی کا اعلان

شملہ ۸ جنوری:۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ حکومت ہندوستان نے جموں و کشمیر کے لئے عام بھرتی کا اعلان کر دیا ہے۔ ہندوستانی افواج کے فارغ شدہ سپاہیوں اور پناہ گزین نوجوانوں کو خاص طور پر توجہ دلائی گئی ہے۔ اعلان میں کہا گیا ہے۔ کہ فارغ شدہ سپاہیوں کو دوبارہ ہی رینک دیئے جائیں گے۔ جو ان کو پرانی حکومت کی افواج میں حاصل تھے۔ (او۔پ)

مسلمانوں کو دہلی سے زبردستی نکالا جا رہا ہے

گاندھی جی کا اعتراف

نئی دہلی ۸ جنوری:۔ منگل کے روز گاندھی جی نے اپنی پراتھنائی تقریر کے دوران میں غیر مسلم پناہ گزینوں کی ناز یبا حرکات کا ذکر کرتے ہوئے بتایا۔ کہ باوجود اس کے کہ ذمہ دار حکام نے پناہ گزینوں کیواسطے علیحدہ رہائش کا انتظام کر دیا تھا۔ پھر بھی انہوں نے اس بات پر اصرار کیا۔ کہ وہ مسلمانوں کے مکانوں پر ہی قبضہ کرنا چاہتے ہیں۔ پس اس سے ظاہر ہے۔ کہ پچھلے دنوں ان کا بعض مکانوں پر قبضہ کرنا اس وجہ سے نہ تھا۔ کہ انہیں درحقیقت رہائش کے لئے سر چھپانے کی جگہ درکار تھی۔ بلکہ اس مقصد کے پیش نظر تھا۔ کہ تا دہلی سے مسلمانوں کو بالکل نکال دیا جائے۔

آپ نے مزید کہا۔ مخفی طریق پر دباؤ ڈالنے سے تو یہ بہتر ہے۔ کہ تم مسلمانوں کو صاف صاف کہدو کہ ہم تمہیں رکھنا نہیں چاہتے۔ لیکن اس قسم کے خطرناک اقدام کا جو نتیجہ نکل سکتا ہے۔ اس سے آنکھیں بند نہیں کرنی چاہئیں (او۔پ)

پاکستان حکومت فساد کو دبانے کی کوشش کر رہی ہے

گاندھی جی کا اعتراف

نئی دہلی ۸ جنوری:۔ گاندھی جی نے چہارشنبہ کے روز پراتھنا کے بعد کی تقریر میں کہا۔ طلباء کی ہڑتالیں عموماً غلطی پر مبنی ہوتی ہیں۔ آپ نے کہا۔ کہ اپنی زندگی میں میں نے بھی کم و بیش کامیابی کے ساتھ کئی ہڑتالیں کی ہیں۔ لیکن میں طلباء کو بتا دینا چاہتا ہوں۔ کہ سب کی سب ہڑتالیں ضروری نہیں کہ ٹھیک اور یقینی طور پر غیر متشدد ہوں۔ اگر طلبہ میری مانیں تو ان کو چاہیئے۔ کہ مجوزہ ہڑتال کا خیال ترک کر دیں۔

کراچی کے واقعات کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا۔ کہ حکومت پاکستان فساد کو جلد از جلد دبانے کی کوشش کر رہی ہے۔ آپ نے کہا۔ کہ اگر پاکستان اور ہندوستان کی حکومتیں تشدد کی کارروائیوں کو دبا نہیں سکتیں۔ تو ان کو مستعفی ہو جانا چاہیئے۔ اس طرح بے شک کچھ عرصہ تکلیف بڑھ جائے گی۔ لیکن جلد حالت سدھر جائیگی۔ حکومت کا فرض ہے۔ کہ وہ امن قائم رکھے۔

وادیٔ کشمیر میں مسلمانوں کی عزت و جان کی سلامتی ناممکن ہے

[illegible] ۸ جنوری:۔ کشمیر مسلم کانفرنس پبلسٹی بورڈ کا ایک پریس نوٹ مظہر ہے۔ کہ تھوڑا عرصہ ہوا۔ کہ [illegible] کشمیر کے صدر سردار محمد ابراہیم کو ایک معزز مقام ترقیل پر وادیٔ کشمیر کے معزز اور مقتدر مسلمانوں کا ایک خط [illegible] جس میں بتایا گیا ہے۔ کہ اب کشمیر میں اپنی عزت و آبرو اور جان کی سلامتی کے ساتھ زندگی بسر کرنا ناممکن ہو چکا ہے کیونکہ ہندوستانی فوج اور شیخ عبداللہ کے غنڈے ساتھی بے گناہ اور نہتے مسلمانوں پر بے انتہا ظلم کر رہے ہیں۔ [illegible] التماس کرتے ہیں۔ کہ ہم آپ کی قیادت کو قبول کرتے ہوئے ہم آپ کی کامیابی کے لئے دست بدعا ہیں۔ (او۔پ)

پٹھان پیدائشی سپاہی ہے۔ وہ فوجی تربیت کا محتاج نہیں ہوتا

انڈین یونین کا الزام سفید جھوٹ کے مترادف ہے

ڈیرہ اسمٰعیل خان ۸ جنوری:۔ محسود قبیلے کے سردار کپتان میر بادشاہ نے جو کشمیر میں پٹھان مجاہدوں کی کمان کر رہے ہیں۔ اور آج کل مزید کمک حاصل کرنے کے سلسلے میں یہاں آئے ہوئے ہیں۔ پریس نمائندوں کو ایک بیان دیتے ہوئے کہا۔ کشمیر میں بالآخر فتح ہماری ہی ہوگی۔ ہندوستانی حکومت کا یہ الزام کہ پاکستان پٹھانوں کی فوجی تربیت کر رہا ہے۔ اور ان کو اسلحہ بہم پہنچا رہا ہے۔ سفید جھوٹ کے مترادف ہے۔ قبائلی پٹھان لفضلہ پیدائشی سپاہی ہوتے ہیں۔ اور بہت ہی چھوٹی عمر میں فوجی ٹریننگ حاصل کر لیتے ہیں۔ یہ ہمارے ہاں عام رواج ہے۔ کہ ہر شخص بیوی حاصل کرنے سے زیادہ رائفل حاصل کرنے کی فکر کرتا ہے۔ جموں اور کشمیر کے محاذوں پر ہمارے ہاتھ اتنا اسلحہ آیا ہے۔ کہ ہم متواتر کئی سال تک ہندوستانی فوج کا بآسانی مقابلہ کر سکتے ہیں۔ پٹھان ہمیشہ ہی اسلام کی خاطر اپنا خون بہاتے رہے ہیں۔ اور انشاء اللہ آئندہ بھی وہ اس سے دریغ نہیں کریں گے۔ خواہ پاکستان اور ہندوستان اکٹھے ہو کر ان کو اس سے باز رکھنے کی کوشش کریں۔ (او۔پ)

مارشل سٹالن وفات پا گئے؟

زیورچ ۸ جنوری:۔ آج کل سوئٹزرلینڈ میں مارشل سٹالن کی وفات کی خبر بہت زیادہ مشہور ہو رہی ہے۔ وہاں کے ایک اخبار نے اس افواہ پر ایک نوٹ تحریر کیا ہے۔ جس میں اس نے کہا ہے کہ ابتک روس کی طرف سے اس خبر کی کوئی تردید موصول نہیں ہوئی۔ اخبار مذکور نے یہ بھی بتایا کہ اس سے قبل بھی کئی بار ایسی افواہیں اڑیں لیکن اسکے ساتھ ہی تردید بھی ہو گئی۔ لیکن تعجب ہے کہ اس دفعہ اس خبر کی اب تک کوئی تردید نہیں کی گئی۔ (رائیٹر)

روزنامہ الفضل لاہور ۹ جنوری ۱۹۴۸ء

سرحد اسمبلی کے کانگرسی ممبروں کا مستحسن قدم

سرحد اسمبلی کے سات کانگرسی ممبروں نے مسلم لیگ میں شامل ہونے کا اعلان کر دیا ہے یقیناً یہ ایک نہایت مستحسن قدم اٹھایا گیا ہے۔ پاکستان کے بن جانے کے بعد کسی مسلمان کا الگ ڈیڑھ اینٹ کی ایسی مسجد بنانا جس پر یہ شبہ کیا جا سکتا ہو کہ وہ مسجد ضرار کا پارٹ ادا کرے گی۔ اس نوزائیدہ ملک کے مفاد کے لئے عام معمولی حالات میں بھی درست نہیں تھا لیکن اس وقت جبکہ یہ ملک بعض ایسے غیر معمولی حالات میں سے گزر رہا ہے جس سے مسلمانوں کی ہستی ہی معرض خطر میں ہے۔ کسی ایسی مشتبہ پارٹی کا وجود تو بالکل ہی ناقابل برداشت ہو سکتا ہے۔

یہ اتفاق کی برکات پر وعظ کرنے کا وقت نہیں۔ اس وقت مسلمانوں کا کوئی فریق ایسا نہیں ہونا چاہیئے۔ جس کو یہ محسوس نہ ہوتا ہو۔ کہ اس وقت پاکستان کے ہر مسلمان کو ایک محاذ پر جمع ہو جانا نہایت ضروری ہے۔ ملک کے اندرونی معاملات کے متعلق اختلاف رائے ہونا اور بات ہے۔ لیکن ایک ایسا اختلاف جس کی بنا بین الاقوامی مسائل پر ہو۔ اور جو قانوناً قائم شدہ حکومت کے مصالح کے خلاف پڑتا ہو۔ کسی حکومت میں جائز نہیں سمجھا جا سکتا۔

خواہ کسی کے خیال میں اب بھی متحدہ ہندوستان صوبہ سرحد کے لئے کتنا مفید معلوم ہوتا ہو۔ لیکن جب ملک دو حصوں میں تقسیم ہو چکا ہے۔ اور پاکستان ایک الگ مملکت بن چکا ہے۔ تو اب اس قسم کے خیالات کی پرورش یقیناً ملک میں بدامنی پھیلانے کا باعث ہو سکتی ہے۔ یہ ہر کوئی جانتا ہے کہ پٹھانستان کا مطالبہ ان معنوں میں جن معنوں میں اس کا پروپیگنڈا پچھلے دنوں میں کیا گیا تھا۔ صوبہ سرحد کے باشندوں کا فطری مطالبہ ہرگز نہیں تھا۔ اور یہ ان طاقتوں کی خود غرضانہ کوششوں کا نتیجہ تھا۔ جو مسلم لیگ کی مخالفت پر ہر جائز و ناجائز طریقے سے تلی ہوئی تھیں۔

پاکستان چند مختلف صوبوں پر مشتمل ہے۔ اور ہم مانتے ہیں کہ ہر صوبہ کے بعض اندرونی معاملات دوسرے صوبہ سے مختلف ہیں۔ یہ اختلافات پنجاب اور صوبہ سرحد میں بھی ویسا ہی ہے جیسا کہ سندھ اور پنجاب میں یا بلوچستان اور پنجاب میں۔ ان اختلافات کو مرکزی حکومت پاکستان اچھی طرح سمجھتی ہے۔ لیکن یہ اختلافات خواہ کتنے بھی اہم ہوں کسی طرح اس اختلاف کے برابر نہیں ہیں جو مثلاً یو۔پی اور صوبہ سرحد میں ہے یا جو اختلاف عبدالقیوم خان اور سردار پٹیل میں ہے۔ اس لئے کوئی ایسا پٹھانستان جو پاکستان سے آزاد ہوتا۔ اور اس کے علی الرغم ہندوستان سے گٹھ جوڑ کرتا تو یقیناً وہ ایک نہایت خطرناک پٹھانستان ہوتا۔ ایسے پٹھانستان کے مسلمانوں کی وہی حالت ہوتی۔ جو اب کشمیر کے مسلمانوں کی حالت ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔ ایسے پٹھانستان میں خان عبدالغفار خان مسلمانوں کی اتنی ہی مدد کر سکتے جتنی کہ اب شیخ عبداللہ جموں کے مسلمانوں کی کر سکے ہیں۔

پاکستان ہی کے لئے نہیں بلکہ ہندوستان کے لئے بھی اب یہی مفید ہے۔ کہ دونوں نوآبادیوں کے رہنے والے خواہ پہلے باہم کتنے ہی مختلف الرائے رہ چکے ہوں۔ اب اپنے اپنے ملک کے مفاد کے ساتھ وابستہ ہو جائیں۔ دونوں کی بہبودی کا یہی صاف راستہ ہے۔

اگر یہ درست ہے کہ انڈین یونین میں رہنے والے مسلمان اور پاکستان میں رہنے والے غیر مسلم اپنی اپنی حکومت کے وفادار رہنے چاہئیں۔ تو پھر پاکستان میں کانگرس مسلمان کا وجود کس طرح جائز سمجھا جا سکتا ہے۔ یقیناً ان کانگرسی ممبروں نے ایک اچھی مثال پیش کی ہے۔ اور اپنی فرض شناسی کا ثبوت دیا ہے۔ ہمیں امید ہے کہ اس کے بعد جلد ہی کوئی ایسی پارٹی پاکستان میں نہیں رہے گی۔ جس کا پروگرام پاکستان کے پروگرام کے مخالف ہو۔ اور جس کی ہمدردی پاکستان کے علی الرغم کسی غیر ملک سے ہو۔ اور جس کا کاروبار مشتبہ نوعیت کا سمجھا جا سکتا ہو۔

کیا کشمیری مسلمان ہندوستان کے ساتھ ہیں؟

پنڈت جواہر لال نہرو نے وہی ایک تقریر میں جو آپ نے حال ہی میں جے پور میں کی ہے۔ تسلیم کیا ہے کہ ریاست جموں و کشمیر میں نوے فیصدی سے زیادہ آبادی مسلمانوں کی ہے ساتھ ہی آپ نے فرمایا کہ ریاست کے تمام مسلمان انڈین یونین کے حق میں ہیں۔ اور ہم نے کشمیر میں فوجیں ان کی حفاظت کے لئے بھیجی ہیں۔ اور یہ بھی کہا ہے کہ پاکستان جبر کے ساتھ ریاست مذکور کو اپنے ساتھ ملانا چاہتا ہے۔ آپ نے اس کے ثبوت میں کہ کشمیر کے نوے فیصدی سے زیادہ مسلمان انڈین یونین کے حق میں ہیں۔ یہ دلیل دی ہے۔ کہ شیخ عبداللہ نے جو نیشنل کانفرنس (کشمیری عوام کی سب سے بڑی جماعت) کے لیڈر ہیں انڈین یونین سے درخواست کی تھی کہ وہ "حملہ آوروں" کے خلاف عوام کی مدد کریں۔

جو کچھ مشرقی پنجاب دہلی اور خود جموں کے مسلمانوں کے ساتھ سلوک ہوا ہے۔ اس کی موجودگی میں یہ کہنا کہ کشمیر کے نوے فیصدی سے زیادہ مسلمان انڈین یونین کے ساتھ ہیں اور انہوں نے پاکستان کے خلاف انڈین یونین سے استمداد کی ہے۔ کتنی اچنبھے کی بات ہے یہ ایسی ہی بات ہے کہ سورج نصف النہار پر اپنی پوری آب و تاب سے چمک رہا ہو۔ اور کوئی کہے۔ کہ دن نہیں رات ہے۔

پنڈت جواہر لال نہرو دنیا سے یہ انہونی بات منوانا چاہتے ہیں۔ کہ پاکستانی اور قبائلی مسلمان کشمیر کے مسلمانوں پر حملہ آور ہوئے تھے۔ اور ان پر مظالم توڑ رہے تھے۔ اور انڈین یونین جو مشرقی پنجاب اور یو۔پی کے مسلمانوں کی کوئی حفاظت نہ کر سکی۔ کشمیر کے مسلمانوں کو اس پر اتنا اعتماد ہے۔ کہ اس کی مدد کے بغیر وہ قبائلی اور پاکستانی مسلمانوں کی غارتگری سے بچ نہیں سکتے تھے۔ کیا دنیا میں کوئی اندھے سے اندھا شخص بھی ایسا فریب کھا سکتا ہے۔ پھر یہی نہیں پنڈت جی دنیا سے یہ بھی منوانا چاہتے ہیں۔ کہ مہاراجہ جموں بھی جس کی مسلمانوں پر سفاکیوں کو پنڈت جی اور گاندھی جی بھی تسلیم کر چکے ہیں۔ وہ بھی انڈین یونین اور نیشنل کانفرنس کے ساتھ مل کر کشمیر کے مسلمانوں کو "حملہ آور" مسلمانوں سے بچانے میں معروف ہیں۔ شاید پنڈت جی کا مطلب یہ ہے کہ جو مسلمان مہاراجہ نے قتل کرا دیئے ہیں۔ جو مسلمان ریاست سے بھاگ گئے ہیں۔ جو مسلمان عورتیں اغوا ہو گئی ہیں۔ جو مسلمان بچے ہمیشہ کی نیند سلا دیئے گئے ہیں۔ وہ تو کم از کم "حملہ آوروں" کی غارت گری سے ہمیشہ کے لئے محفوظ ہو گئے ہیں۔ کیا پنڈت جی دنیا سے یہی منوانا چاہتے ہیں۔ کیا پنڈت جی سمجھتے ہیں کہ تمام دنیا اندھیر نگری ہے۔ کیا انڈین یونین انجمن اقوام متحدہ کی حفاظتی کونسل میں بھی بے نظیر دلائل پیش کریگی۔

صدا الصحرا

خبر ہے کہ آسٹریلیا نے بھی ایٹم کی تحقیقاتی مہم شروع کر دی ہے۔ امریکہ اور برطانیہ تو اس معاملہ میں بہت آگے نکلے جا رہے ہیں۔ روس بھی شاید ان کے برابر پہنچ گیا ہو۔ اسی طرح دنیا کے کئی دوسرے ممالک بھی اس آلۂ ہلاکت و تباہی کو اپنے قبضہ میں لانے کی اگر نہیں تو تمنا ضرور رکھتے ہیں۔ الغرض دنیا کی تمام اقوام کا رجحان اسی طرف ہو گیا ہے۔ دنیا کی وہ بڑی بڑی قومیں جن کے ہاتھ میں جنگ کی چابی ہے۔ ایٹم جنگ کی تیاریوں میں مصروف ہیں۔ اخبارات میں ان تیاریوں کے متعلق روزمرہ نئے انکشافات شائع ہو رہے ہیں کہا جاتا ہے کہ اس جنگ سے بچنے یا کم از کم اسکو دور سے دور ٹال دینے کے لئے اب ضروری ہے کہ ہر قوم اس قوت سے پوری طرح مسلح ہو جائے۔ ایک قوم کو اس کے استعمال سے روکنے کا اب صرف یہی ذریعہ رہ گیا ہے۔ کہ اسکو معلوم کرایا جائے۔ کہ دشمن کے پاس بھی ہلاکت کا یہ سامان موجود ہے۔ اور اگر اس نے ابتداء کی تو دوسری قوم بھی اسکو استعمال کرنے سے دریغ نہیں کریگی۔ سوال یہ ہے کہ قوموں کی یہ ذہنیت دنیا میں قیام امن کے لئے کہاں تک ضامن ہو سکتی ہے۔ جب دنیا کی تمام قوتیں اس طرف جھک گئی ہوں۔ تو دنیا کب تک خیر منائے گی۔ ایک نہ ایک دن ضرور وہ کچھ ہو کر رہے گا جس کے متعلق اب سوچا جا رہا ہے۔ ایک نہ ایک دن دنیا کے ضرور پرخچے اڑ کر رہیں گے۔

کیا دنیا کے لئے اس دن سے بچنے کا کوئی ذریعہ ہے۔ بیشک ہر بڑی قوم جہاں ایک طرف اس قوت کے جارحانہ استعمال کی تیاریوں میں مصروف ہے۔ تو دوسری طرف اس قوت کے خلاف دفاع کی تدابیر سوچ رہی ہے۔ لیکن اگر دفاعی تدابیر کافی بھی ہوں۔ تو پھر سوال یہ ہے کہ کیا تہذیب کا مقصد یہی ہے کہ لوگ ایک طرف تو ہلاکت کا سامان تیار کرتے رہیں۔ اور دوسری طرف اس سے بچنے کی تدابیر سوچتے رہیں۔ کیا تہذیب کا یہی منشا ہے؟ لیکن اس کی کیا ضمانت ہے کہ جارحانہ اور مدافعانہ توازن قائم رکھا جا سکے گا۔ اور قدرے بھی چوک دنیا کے پرخچے اڑانے کے لئے کافی ثابت ہوگی۔ ایک ہی سانس میں طوفان کو اٹھانے اور طوفان کو خاموش کرنے کا طریقہ تو کسی طرح صحیح نہیں ہو سکتا۔ ایک ہی وقت میں دوسرے کے گھروں کو آگ لگانا اور اپنے گھروں کو آگ سے بچانا تو ضرور دونوں گھروں کو پھونک کر رہیگا۔ اس لئے ہمارے خیال میں تو دنیا کو اس تباہی سے بچانے کی صرف ایک ہی تدبیر ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ جو سائنسدان مختلف قوموں کی طرف ایٹم بم تیار کرنے میں مصروف ہیں۔ ہلاکت کے اس آلہ کو تیار کرنے سے انکار کر دیں۔

آجکل ہر ملک میں سائنسدانوں کی انجمنیں موجود ہیں ایسی انجمنیں ان سائنسدانوں پر اخلاقی اثر ڈالکر ان کو اپنے فرض کی ادائیگی کیطرف متوجہ کر سکتی ہیں۔ ان سائنسدانوں سے زیادہ اس خطرہ کی اہمیت کو کوئی نہیں جانتا۔ اگر تمام ملکوں کی سائنسی انجمنیں ان سائنسدانوں کے جذبہ انسانیت کو بیدار کرنے کی کوشش کریں۔ تو یقیناً کامیابی ہو سکتی ہے۔ بے شک اس میں قربانیاں ہونگی۔ لیکن دنیا کی کوئی تحریک بھی

(بقیہ صفحہ ۵ کالم ۳ دیکھیں)

گزشتہ فسادات کے تعلق میں چند خاص تاریخیں

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے رتن باغ لاہور

(۳)

گزشتہ فسادات کے تعلق میں جو واقعات قادیان اور اس کے ماحول میں رونما ہوئے۔ ان کا ریکارڈ ہمارے پاس محفوظ ہے۔ اور انشاء اللہ اپنے وقت پر شائع کیا جائے گا۔ فی الحال دوستوں کی اطلاع کے لئے بعض خاص خاص واقعات کا ذکر مختصر روزنامچہ کی صورت میں درج ذیل کیا جاتا ہے۔

(گزشتہ سے پیوستہ)

(۴۷) ۲؍اکتوبر ۱۹۴۷ء۔ ۲؍اور ۳؍اکتوبر کی درمیانی شب کو قادیان کی مسجد اقصےٰ (یعنی منارۃ المسیح والی جامع مسجد) میں بم پھینکا گیا۔ جو ایک قریب کے ہندو مکان کی طرف سے آیا تھا۔ اس بم سے مسجد کا فرش بُری طرح زخمی ہوا۔ اور دشمن نے بتا دیا کہ ہم مسلمانوں کے جان و مال اور عزت کے ہی پیاسے نہیں۔ بلکہ ان کی مقدس جگہوں کی بے حرمتی کے واسطے بھی تیار ہیں۔

(۴۸) ۳؍اکتوبر ۱۹۴۷ء۔ قادیان میں جمع شدہ پناہ گزینوں میں سے چالیس ہزار انسانوں کا پہلا پیدل قافلہ قادیان سے علی الصبح روانہ ہوا۔ ہندو ملٹری ساتھ تھی۔ لیکن ابھی یہ قافلہ قادیان کی حد سے نکلا ہی تھا کہ سکھ جتھوں نے حملہ کر دیا۔ اور چھ میل کے اندر اندر کئی سو مسلمان شہید کر دیئے گئے۔ اور بہت سی عورتیں اغوا کر لی گئیں اور جو رہا سہا سامان مسلمانوں کے پاس تھا وہ لوٹ لیا گیا۔ دیکھنے والے کہتے ہیں کہ کئی دن بعد تک نہر کے ساتھ ساتھ میل ہا میل تک لاشوں کے نشان نظر آتے تھے۔

(۴۹) ۳؍اکتوبر ۱۹۴۷ء۔ یہ دن قادیان کی تاریخ میں خصوصیت سے یادگار رہے گا۔ کیونکہ اس دن دشمنوں کے مظالم اپنی انتہاء کو پہنچ گئے۔ اور لوٹ مار اور قتل و غارت اور اغوا کے واقعات بھیانک ترین صورت میں ظاہر ہوئے۔ سب سے پہلے آٹھ اور نو بجے صبح کے درمیان قادیان کی غربی جانب سے محلہ مسجد فضل پر ہزارہا سکھوں نے پولیس کی معیت میں حملہ کیا اور قتل و غارت کرتے ہوئے مسجد اقصےٰ کے عقب تک پہنچ گئے۔ اور جو عورتیں مسجد کے پچھواڑے میں پناہ لینے کے لئے جمع تھیں۔ ان میں سے کئی ایک کو اغوا کر لیا گیا۔ اور جب احمدی نوجوان عورتوں کی آہ و پکار سن کر ان کی طرف بڑھے تو دو نوجوانوں کو خود پولیس نے گولیاں چلا کر مسجد کی دیوار کے ساتھ شہید کر دیا۔ عین اس وقت اطلاع ملی کہ قادیان کے محلہ دار الفتوح اور محلہ دار الرحمت پر بھی ہزارہا سکھوں نے حملہ کر دیا ہے۔ اور ساتھ ہی ان کے حملہ کو کامیاب بنانے کے لئے پولیس نے کرفیو کا اعلان کر دیا۔ چنانچہ اس حملہ میں دو سو کے قریب مسلمان (احمدی اور غیر احمدی مرد اور عورت۔ بچے اور بوڑھے) یا تو شہید ہو گئے اور یا لاپتہ ہو کر اب تک مفقود الخبر ہیں۔ شہید ہونے والوں میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی ایک حرم محترم کے حقیقی ماموں مرزا احمد شفیع صاحب بی۔ اے بھی تھے۔ جو اپنے مکان کی ڈیوڑھی میں پولیس کے ہاتھوں گولی کا نشانہ بنے مگر ظالم دشمنوں نے شہید احمدیوں کی لاشیں تک نہیں لینے دیں۔ تاکہ ان کی شناخت اور صحیح تعداد کو مخفی رکھا جا سکے۔ اس دن حملہ آوروں نے لاکھوں روپے کا سامان احمدیوں کے گھروں سے لوٹا۔ اس قسم کے نازک حالات میں بیرونی محلہ جات کے صدر صاحبان نے جماعت کی حفاظت (اور خصوصاً عورتوں اور بچوں کی حفاظت) کے خیال سے یہ ضروری سمجھا۔ کہ قادیان کی احمدی آبادی کو بعض مخصوص جگہوں میں سمیٹ کر محفوظ کر لیا جائے۔ چنانچہ ایک حصہ تعلیم الاسلام ہائی سکول کے بورڈنگ میں جمع ہو گیا۔ اور دوسرا دار المسیح اور مدرسہ احمدیہ اور اس کے ملحقہ مکانات میں بند ہو گیا۔ ہزارہا انسانوں کے تھوڑی سی جگہ میں محصور ہو جانے سے صفائی کی حالت نہایت درجہ ابتر ہو گئی۔ اور بعض جگہ پر ایک ایک فٹ تک نجاست جمع ہو گئی۔ جسے احمدی خدام نے خود فاکروبوں کی طرح کام کر کے گڑھوں میں دفن کیا دوسری طرف آٹے کی مشینوں کے بند ہونے کی وجہ سے جہاں اکثر حصہ آبادی کا گندم ابال ابال کر کھا رہا تھا۔ وہاں بیماروں اور دودھ پلانے والی عورتوں اور چھوٹے بچوں کے واسطے آٹا مہیا کرنے کے لئے بہت سے معزز احمدی مردوں کو اپنے ہاتھ سے چکیاں چلانی پڑیں۔ یہ دن وہ تھے جبکہ دار المسیح اور مدرسہ احمدیہ میں ٹھہرے ہوئے لوگ ان احمدیوں سے بالکل کٹے ہوئے تھے۔ جو تعلیم الاسلام ہائی سکول کے بورڈنگ میں محصور تھے۔ کیونکہ درمیانی راستہ بالکل بند اور خطرناک طور پر مخدوش تھا۔ انہی ایام میں نواب محمد علی خان صاحب مرحوم کی کوٹھی دار السلام اور عزیزم مکرم میاں شریف احمد صاحب کی کوٹھی پر جبراً قبضہ کر لیا گیا۔

(۵۰) ۴؍اکتوبر ۱۹۴۷ء۔ کرفیو اٹھنے کے بعد جب بعض بیرونی محلوں میں رہنے والے احمدی اپنے مکانوں کی دیکھ بھال کے لئے باہر جانے لگے تو بڑے بازار کے اختتام پر جو ریتی چھلہ سے ملتا ہے عین دن دہاڑے بر سر بازار سات احمدیوں کو گولی کا نشانہ بنا کر شہید کر دیا گیا۔ ان لوگوں میں میاں سلطان شیر عالم صاحب بی۔ اے نائب ناظر ضیافت بھی تھے۔ اور جب بعض لوگ شہید ہونے والے احمدیوں کی لاشوں کو اٹھانے کے لئے آگے بڑھے۔ تو وہ بھی گولی کا نشانہ بنا دیئے گئے۔

(۵۱) ۴؍اکتوبر ۱۹۴۷ء۔ سٹار ہوزری قادیان کے مال کو لوٹ لیا گیا۔ جس میں بیش قیمت اون اور لاتعداد جرابیں اور سویٹر اور کمبل وغیرہ شامل تھے۔ اور یہ لوٹ مار مقامی مجسٹریٹ کی آنکھوں کے سامنے ہوئی۔

(۵۲) ۵؍اکتوبر ۱۹۴۷ء۔ بیرونی پناہ گزینوں کا دوسرا پیدل قافلہ قادیان سے روانہ ہوا اس قافلہ میں قریباً دس ہزار مسلمان شامل تھے۔ اور کچھ ۳؍اکتوبر والے حملہ میں قادیان میں شہید ہو چکے تھے۔ یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ اس قافلہ پر راستہ میں کیا گزری۔

(۵۳) ۵؍اکتوبر ۱۹۴۷ء۔ تعلیم الاسلام ہائی سکول کے بورڈنگ میں محصور شدہ احمدیوں سے ہندو ملٹری نے جبراً بیگار لی۔ اور ان کے سر پر کھڑے ہو کر پناہ گزینوں کے چھوڑے ہوئے سامانوں کو اکٹھا کروا کر مختلف مقامات پر پہنچانے کے لئے مجبور کیا۔ اس قسم کی بیگار کئی دن لی جاتی رہی۔

(۵۴) ۵؍اکتوبر ۱۹۴۷ء۔ تعلیم الاسلام ہائی سکول کی عمارت پر معہ اس کے سامان کے قبضہ کر لیا گیا۔

(۵۵) ۵؍اکتوبر ۱۹۴۷ء۔ جماعت احمدیہ کا مردانہ اور زنانہ نور ہسپتال جبراً خالی کرایا گیا۔ اور بیماروں اور زخمیوں کو بڑی بے دردی کے ساتھ باہر نکال کر ہسپتال کا قبضہ ایک ہندو ڈاکٹر کو دے دیا گیا۔ اور بعد میں ایک سکھ ڈاکٹر کو اس کا انچارج بنا دیا گیا۔

(۵۶) ۷؍اکتوبر ۱۹۴۷ء۔ مسجد اقصےٰ پر پھر بمباری کی گئی۔ چار بموں میں سے دو نے پھٹ کر مسجد کے فرش کو نقصان پہنچایا۔ اور ایک بم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے والد بزرگوار کی عین قبر کے پاس گرا۔ مگر خدا کا شکر ہے کہ پھٹا نہیں۔

(۵۷) ۱۰؍اکتوبر ۱۹۴۷ء۔ عزیزم مرزا رشید احمد کی بیوک کار ضبط کر لی گئی۔ اس سے قبل ملک عمر علی صاحب بی۔ اے کی پرائیویٹ کار بھی ضبط کر لی گئی تھی۔ اسی طرح جماعت کے دو بھاری ٹرک اور دو پینڈ ونڈ ویٹ ٹرک بھی ضبط کر لئے گئے۔ اسی طرح بعض اور موٹر گاڑیاں بھی حکومت کی ضرورت کا بہانہ رکھ کر ضبط کرالی گئیں۔

(۵۸) ۱۴؍اکتوبر ۱۹۴۷ء۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے حکم سے مرزا عزیز احمد صاحب ایم۔ اے کرنل ڈاکٹر عطاء اللہ صاحب کی اسکورٹ میں لاہور آ گئے۔ اور ان کی جگہ قادیان میں مولوی جلال الدین صاحب شمس سابق امام مسجد لنڈن کو امیر مقامی مقرر کیا گیا۔

(۵۹) ۱۵؍اکتوبر ۱۹۴۷ء۔ جماعت احمدیہ کا پریس جس میں جماعت کا مرکزی اخبار الفضل چھپتا تھا۔ اور اسی طرح حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کی لائبریری اور اس کے ساتھ شامل شدہ دیگر لائبریریوں پر قبضہ کر کے ان پر مہریں لگا دی گئیں۔ اس مرکزی لائبریری میں ۳۰ ہزار کے قریب علمی کتابیں تھیں۔ جو زیادہ تر عربی اور فارسی میں تھیں۔ اور کئی نایاب کتب اور بیش قیمت قلمی نسخے بھی لائبریری میں موجود تھے۔ جن سے احمدی علماء اپنی علمی تحقیقاتوں میں فائدہ اٹھاتے تھے۔

(۶۰) ۳۰؍اکتوبر ۱۹۴۷ء۔ اس دن معلوم ہوا کہ حملہ کے ایام میں اور اس کے بعد قادیان کی تین مسجدوں کی بے حرمتی کی گئی ہے۔ یعنی مسجد محلہ دار الرحمت کے مینار مسمار کر دیئے گئے۔ تاکہ مسجد کی علامت کو مٹا دیا جائے۔ مسجد خوجیاں (جو قادیان کے دوسرے مسلمانوں کی مسجد تھی) پر یہ بورڈ لگا دیا گیا۔ کہ یہ آریہ سماج کا مندر ہے۔ اور محلہ دار العلوم کی مسجد نور جو تعلیم الاسلام کالج کے ساتھ ملحق تھی۔ اسے غیر مسلموں نے اپنی جلسہ گاہ بنا لیا۔ اور صحن مسجد کے نلکوں پر سکھوں نے کپڑے دھونے شروع کر دیئے۔

(۶۱) ۱۶؍نومبر ۱۹۴۷ء۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے حکم سے مولوی جلال الدین صاحب شمس اور عزیزم مرزا ناصر احمد صاحب قادیان سے لاہور آ گئے۔ اور شمس صاحب کی جگہ قادیان میں مولوی عبد الرحمٰن صاحب فاضل امیر مقامی اور عزیزم مرزا ظفر احمد صاحب ناظر اعلےٰ مقرر ہوئے

(۶۲) ۲۱؍نومبر ۱۹۴۷ء۔ ہمارے ایک مکان کی دیوار کو جبراً گرا کر سکھوں نے اسے ساتھ کے گوردوارہ میں زبردستی شامل کر لیا باوجود بار بار کے احتجاج کے حکومت نے ابھی تک اس معاملہ میں کوئی عملی دادرسی نہیں کی۔

(۶۳) ۱۴؍دسمبر ۱۹۴۷ء۔ اس دن معلوم ہوا کہ قادیان کے ملحقہ احمدی گاؤں ننگل باغباناں متصل بہشتی مقبرہ کی مسجد کے مینار گرا کر مسمار کر دیئے گئے ہیں۔ اور اس پر کانگرس کا جھنڈا لہرایا گیا ہے۔ اور اب اسے سکھ پناہ گزینوں کی رہائش کے لئے استعمال کیا جا رہا ہے۔

(۲۴) ۲۳ دسمبر ۱۹۴۷ء:- اس دن ہمارے بعض دوستوں کو مسجد نور محلہ دار العلوم میں جانے کا موقعہ میسر آیا۔ تو انہوں نے وہاں قرآن کریم کے تین سو اوراق پھٹے ہوئے پائے۔ جنہیں اکٹھا کر کے جلا دیا گیا۔ ہماری مقدس کتاب کے اوراق پھاڑنے میں اپنے خبث باطن کے اظہار اور دل آزاری کے سوا اور کوئی غرض نہیں سمجھی جا سکتی

مظالم قادیان کے اس خونی روزنامچہ کو درج کرنے کے بعد صرف یہ بات قابل ذکر رہ جاتی ہے۔ کہ ہم ان مظالم پر خاموش نہیں بیٹھے۔ اور ہر واقعہ پر مشرقی پنجاب اور انڈین یونین کے وزراء اور دیگر ذمہ دار افسروں کو خطوں اور تاروں اور بعض صورتوں میں زبانی گفتگو کے ذریعہ ساتھ ساتھ اطلاع بھجواتے رہے ہیں۔ مگر سوائے آخری ایک دو واقعات کے رسمی جواب کے ہمارے کسی خط یا کسی تار وغیرہ کا جواب تو در کنار رسید تک نہیں آئی۔ ہم نے یہ بھی بار بار کہا کہ جب ایک طرف انڈین یونین یہ دعوے کر رہی ہے کہ جو مسلمان بھی پر امن اور وفادار شہری کے طور پر انڈین یونین میں رہنا چاہے۔ اس کی پوری پوری حفاظت کی جائے گی۔ اور دوسری طرف ہم نے اپنے متعلق بار بار یہ اعلان کیا ہے کہ ہمارا یہ قدیمی اصول ہے کہ جس حکومت کے ماتحت احمدی رہیں۔ اس کے وفادار ہو کر رہیں۔ اور قادیان کے احمدی بہرحال انڈین یونین کے وفادار رہیں گے۔ تو پھر کیوں ہم پر یہ مظالم ڈھا کر ہمیں اپنے مقدس مرکز سے جبراً نکالا جا رہا ہے۔ مگر افسوس ہے کہ آج تک حکومت مشرقی پنجاب اور حکومت انڈین یونین نے ہمیں اس بارہ میں کوئی جواب نہیں دیا۔ اس لئے اب ہماری آنکھیں صرف خدا کی طرف ہیں۔ ونعم المولیٰ ونعم الوکیل

یہ سوال کیا جاتا ہے کہ قادیان میں سکھ حملہ آوروں کا مقابلہ کیا گیا یا نہیں؟۔ اس کا جواب یہ ہے کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی ہدایت کے ماتحت قادیان میں ہمارا طریق یہ تھا کہ جب صرف سکھ عوام حملہ کرتے تھے تو ہماری جماعت کے لوگ اس حملہ کا مقابلہ کرتے تھے۔ اور خدا کے فضل سے ہر مقابلہ میں کامیاب رہتے تھے۔ لیکن جب حملہ آوروں کے ساتھ پولیس اور ملٹری شامل ہوتی تھی (اور آخر میں تو اکثر یہی ہوتا تھا) تو ہمارے آدمی اپنے امام کی اس ہدایت کے ماتحت کہ حکومت کا مقابلہ کسی صورت میں نہ کیا جائے۔ اس مقابلہ سے ہاتھ کھینچ لیتے اور اپنی حفاظت کے معاملہ کو خدا کے سپرد کر دیتے تھے۔

بالآخر یہ ذکر کر دینا بھی ضروری ہے کہ باوجود ان سب باتوں کے اس وقت بھی ۳۱۳ احمدی قادیان میں اپنے محبوب آقا کے قدموں میں دھونی رمائے بیٹھے ہیں۔ اور دشمن کے مظالم کا بڑے سے بڑا طوفان بھی خدا کے فضل سے ان کے قدموں کو متزلزل نہیں کر سکا۔ اور ہمارا یہ بھی ایمان ہے۔ کہ جس طرح حضرت مسیح موعودؑ بانیٔ سلسلہ احمدیہ کی پیشگوئیوں (مثلاً الہام داغ ہجرت) کے مطابق جماعت احمدیہ کے امام اور قادیان کے اکثر احمدی دوستوں کو قادیان سے ہجرت کرنی پڑی۔ اسی طرح ان شاء اللہ تعالیٰ وہ وقت بھی ضرور آئے گا۔ کہ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دوسرے الہاموں کے مطابق جماعت احمدیہ اپنے مقدس مرکز کو پھر واپس حاصل کرے گی۔ اور خدا کا یہ الہام پورا ہو کر رہے گا۔ کہ ان الذی فرض علیک القرآن لرادک الی معاد۔

یہ موقع ہاتھ آنے کا نہیں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

"دنیا میں آج تک کون سلسلہ ہوا ہے۔ جو خواہ دنیوی حیثیت سے یا دینی بغیر مال چل سکا ہے دنیا میں ہر ایک کام اسلئے کہ یہ عالم اسباب ہے اسباب سے ہی چلایا جاتا ہے۔ پس کس قدر بخیل وہ شخص ہے۔ جو ایسے عالی مقصد کی کامیابی کیلئے ادنیٰ چیز مثل چند پیسے خرچ نہیں کر سکتا ...."

وہ احباب جنہوں نے اپنے ذمہ کے چندے خاص کر حصہ آمد یا چندہ عام اور چندہ جلسہ سالانہ کی ادائیگی کی طرف کما حقہ توجہ نہیں کی خاص توجہ فرمائیں ابھی وقت ہے کہ مال کی تھوڑی قربانی سے بھی وہ ثواب حاصل ہو سکتا ہے۔ جو بعد میں ڈھیروں سونا دینے سے بھی حاصل نہیں ہو سکیگا۔ اور وہ لوگ جو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے ماتحت

"اس مصیبت کے وقت میں زیادہ کماؤ۔ کم خرچ کرو۔ زیادہ سے زیادہ چندہ دو۔ اب کم سے کم چندہ پچاس فی صدی آمد ہونی چاہیے۔ دس سے زیادہ جتنی خدا تعالیٰ توفیق عطا فرمائے"

اپنی آمدنیوں کا نصف ہر ماہ ادا کر دیا کریں گے صف اول میں آ جائینگے۔ ہمیں چاہیے کہ ہمت سے کام لیں اور اس موقعہ سے فائدہ اٹھائیں۔

چندہ کی رقوم بنام محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ جودھامل بلڈنگ معہ تفصیل بھجوائی جانی چاہئیں

(نظارت بیت المال)

بقیہ صفحہ ۳

بقیہ صفحہ ۳

بغیر قربانیوں کے کامیاب نہیں ہو سکتی۔ جو سائنسدان اپنی زندگیاں سائنسی تحقیقات میں قربان کر سکتے ہیں وہ ضرور اس انسانیت کے اس عظیم الشان مدعا کے لئے بھی قربانیاں دینے کے لئے تیار ہو جائینگے

ہم جانتے ہیں کہ ہماری یہ آواز صدا بصحرا سے زیادہ وقعت نہیں رکھتی۔ لیکن ہمیں یہ بھی یقین ہے کہ کوئی صدا بصحرا دنیا میں ضائع نہیں جاتی۔ کبھی نہ کبھی وہ ضرور سنی جاتی ہے۔ بیابان میں پکارنے والے کی آواز کبھی خالی نہیں گئی۔ دنیا کی تاریخ اس پر شاہد ہے۔

ذکرِ حبیب علیہ السلام

(تقریر حضرت مفتی محمد صادق صاحب بتقریب جلسہ سالانہ لاہور منعقدہ ۲۷ دسمبر ۱۹۴۷ء)

(۳)

مسئلہ نبوت

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حیات کے آخری سالانہ جلسہ کا واقعہ ہے۔ کہ ایک صبح حضور سیر کے واسطے تشریف لے گئے۔ واپسی پر مسجد مبارک کے چوک میں کھڑے ہو گئے۔ تا کہ نو آمدہ دوست مصافحہ کر لیں۔ اس ہجوم میں ایک شخص نے مصافحہ کیا اور ہجوم سے بمشکل باہر نکل کر اپنے ساتھی سے پوچھا۔ کہ تم نے بھی مصافحہ کیا ہے۔ یا نہیں۔ اس نے کہا۔ اتنی بھیڑ میں کس طرح آگے بڑھ سکتا ہوں۔ اس نے کہا جس طرح بھی ہو سکے آگے بڑھو اور مصافحہ کرو خواہ تیرے بدن کی ہڈی ٹوٹ جائے۔ ایسے موقعہ روز روز نہیں ہوا کرتے۔ چنانچہ وہ آگے بڑھا اور لوگوں کو دھکیلتا ہٹاتا حضرت صاحب تک پہنچا اور مصافحہ کرنے میں کامیاب ہوا۔ اس وقت میں اور چند دوست علیحدہ کھڑے یہ تماشہ دیکھ رہے تھے۔ ہم میں سے ایک دوست نے اس شخص کی اس حرکت پر اعتراضانہ رنگ میں کچھ بات کی تو میرے منہ سے بے اختیار نکلا۔ بھائی لوگ بھی سچے ہیں۔ تیرہ سو سال کے بعد خدا نے ایک نبی بھیجا اس سے ملنے کے لئے لوگ یہ کوشش نہ کریں۔ تو کیا کریں۔

میں نے اس واقعہ کو اور اپنے اس قول کو کہ تیرہ سو سال کے بعد خدا نے ایک نبی بھیجا ہے۔ اپنے اخبار بدر میں شائع کر دیا۔ سب دوست اخبار پڑھتے تھے خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی اخبار بدر پڑھا کرتے تھے۔ اور اگر کبھی مجھ سے کوئی غلطی ہوتی تھی تو مجھے آگاہ کیا کرتے تھے۔ مگر میرے اس فقرے کی اشاعت پر کسی طرف سے کوئی اعتراض نہ ہوا جس سے ظاہر ہے کہ اس وقت تمام دوست اس مسئلہ میں میرے ہم خیال تھے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو سب اصحاب نبی مانتے تھے۔

ایک امریکن اخبار نویس

نبوت کا ذکر آیا ہے تو ایک اور واقعہ کا بیان کرنا بھی فائدہ سے خالی نہ ہوگا۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ غالباً ۱۹۰۷ء میں ایک صبح ایک انگریز اور ایک لیڈی قادیان آئے۔ اس انگریز نے کہا کہ امریکہ سے آیا ہوں اور اس شخص سے ملنا چاہتا ہوں۔ جو نبوت کا مدعی ہے اس کو اور اس کے ساتھیوں کو مسجد مبارک کے نیچے کے کمرے میں بٹھایا گیا۔ جہاں اس وقت دفتر محاسب تھا اور حضور کو اوپر اطلاع بھیجی گئی۔ حضور تشریف لائے۔ اور چونکہ وہ امریکن اردو نہ جانتا تھا اور حضور انگریزی نہ جانتے تھے۔ اس واسطے مجھے درمیان میں ترجمان مقرر کیا گیا۔ بعد دعا سلام اور مزاج پرسی اس امریکن نے اپنی جیب میں سے اپنی پاکٹ بک نکالی اور اسے دکھا کر کہنے لگا۔ کہ میں ایک جرنلسٹ (اخبار نویس) ہوں۔ اور دیکھئے میری نوٹ بک میں لکھا ہے کہ میں ہندوستان جاتا ہوں تا کہ میں اس شخص سے ملوں جو خدا کی طرف سے نبی ہونے کا دعوےٰ کرتا ہے۔ اب میرے چند ایک سوال ہیں۔ اگر اجازت ہو تو میں وہ سوال پیش کروں۔ حضور نے اجازت دی۔ تب اس نے کہا۔ میرا پہلا سوال یہ ہے۔ کہ کیا آپ اللہ تعالیٰ کا نبی ہونے کا دعوےٰ کرتے ہیں۔ حضور نے فرمایا۔ ہاں میں نبی ہونے کا دعوےٰ کرتا ہوں۔ اس کا دوسرا سوال یہ تھا۔ کہ آپ کے نبی ہونے کا ثبوت کیا ہے۔ حضور نے فرمایا۔ آج تمہارا یہاں آنا اور یہ کہنا کہ میں ... سے آپ کے ملنے کے واسطے آیا ہوں۔ یہی میری نبوت کا ثبوت ہے۔ اس امریکن نے کہا یہ بات میری سمجھ میں نہیں آئی۔ میرا یہاں آنا آپ کی نبوت کا ثبوت کیونکر ہو گیا۔ حضور نے فرمایا اسے سمجھاؤ کہ آج سے تیس سال پہلے اللہ تعالیٰ نے مجھے خبر دی تھی کہ لوگ دور دور سے چل کر تیرے پاس آئیں گے۔ اور تیرے لئے تحائف لائینگے یہ پیشگوئی بھی کتابوں میں شائع ہو چکی ہیں۔ لوگ تمام ملکوں سے ہمارے ملنے کے واسطے آ رہے ہیں اور آج تم کہتے ہو کہ میں امریکہ سے اس غرض کے واسطے آیا ہوں۔ کیا یہ انسان کا کام ہے کہ وہ تیس سال پہلے ایسی خبر دے۔ انسان تو یہ بھی دعوےٰ نہیں کر سکتا کہ وہ کل تک ضرور زندہ رہے گا۔ پس یہ بات خدا ہی کی طرف سے تھی جو آج پوری ہو رہی ہے۔

امریکہ سے پھول

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی میں بھی میری عادت تھی کہ میں یورپ امریکہ تبلیغی خطوط لکھا کرتا تھا۔ اور بعض اصحاب اسی تبلیغ سے مسلمان ہوئے چنانچہ ایک صاحب مسٹر انڈرسن نام نیویارک میں مسلمان ہوئے۔ جو میرے امریکہ جانے کے وقت بھی زندہ تھے۔ اور وہاں ملتے رہے۔ اور سلسلہ کے کاموں میں امداد کرتے رہے۔ ایسا ہی ایک لیڈی آنٹ روز نام تھیں آنٹ انگریزی میں خالہ کو کہتے ہیں۔ اس کے خطوط میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مجلس بعد مغرب میں پڑھ کر سنایا کرتا تھا۔ تو حاضرین میں کسی دوست نے کہا کہ اس کا نام خالہ گلاب رکھا جائے اس آنٹ روز نے ایک دفعہ اپنے خط کے اندر کچھ پھول بھیجے۔ جو میں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں پیش کئے تو حضور نے فرمایا کہ یہ تحفہ بھی الہام الٰہی کو پورا کرتا ہے۔ جس میں پیشگوئی تھی کہ لوگ دور دور سے چلکر تیرے پاس آئیں گے اور تیرے لئے تحائف لائیں گے۔ چنانچہ وہ پھول میرے پاس محفوظ تھے مگر اس موجودہ لوٹ مار میں ضائع ہو گئے۔

النبی مرزا غلام احمدؑ

مسئلہ نبوت کے بارے میں ایک اور بات قابل ذکر یہ ہے کہ جب پادری پگٹ نے لنڈن میں دعوےٰ کیا کہ میں مسیح ہوں۔ اور یہ خبر ہمیں اخبارات سے ملی۔ تو میں نے اس کی تصدیق کے واسطے پادری پگٹ کو ایک خط لکھا۔ جس کے جواب اس نے اپنا ایک مطبوعہ پرچہ بھیجا وہ میں نے حضرت صاحب کی خدمت میں پیش کیا۔ حضور نے اس کے جواب میں ایک مختصر سا اشتہار صرف ایک صفحہ کا لکھ کر مولوی محمد علی صاحب کو بھیجا۔ کہ اس کا ترجمہ کر کے مغربی ممالک کو بھیجا جائے۔ اس اشتہار میں حضور نے اپنے دستخط اس طرح کئے

النبی مرزا غلام احمد

مولوی محمد علی صاحب نے انگریزی میں جو اسکا ترجمہ کر کے شائع کیا۔ اس کے الفاظ تھے۔

The Prophat Mirza Ghulam Ahmad

مسئلہ نبوت کے بارے میں یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بارہا وحی پاک میں حضرت مسیح موعود کو نبی کے الفاظ سے یاد کیا۔ جیسا کہ ایکدفعہ جب ایک جلسہ میں بعض مہمانوں کو کھانا نہ مل سکا۔ تو رات الہام ہوا جسکا ترجمہ یہ ہے۔ "اے نبی بھوکوں کو کھانا کھلا" اور یہ الہام بھی بارہا ہوا۔ کہ دنیا میں ایک نبی آیا۔ پر دنیا نے اسے قبول نہ کیا۔ لیکن خدا تعالیٰ اسے قبول کرے گا۔ اور زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دیگا۔

اسی طرح اور بہت سے الہامات میں بھی آپ کے لئے نبی اور رسول کے الفاظ آئے ہیں۔ لیکن ان سے یہ نتیجہ نکالنا کہ آپ کا دعوےٰ نبوت تشریعیہ حقیقیہ یا نبوت غیر تشریعیہ مستقلہ کا تھا۔ یا آپ سیدنا نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو نعوذ باللہ خاتم النبیین تسلیم نہیں کرتے تھے۔ بالکل غلط ہے آپ نے ایسا دعوےٰ کبھی نہیں کیا آپ نبوت تشریعیہ حقیقیہ اور نبوت غیر تشریعیہ مستقلہ کے ختم ہو جانے پر کامل ایمان رکھتے تھے۔ آپ کا دعوےٰ تو نبوت غیر مستقلہ ظلیہ کا تھا۔ آپ کی کتابیں اپنے دعوی نبوت ظلیہ کے ذکر کے ساتھ ہی اس اقرار سے بھی پُر ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں جن کے بعد کوئی تشریعی حقیقی یا غیر تشریعی مستقل نبی نہیں آ سکتا۔ اب دعوےٰ کرنے والا ملحد و کافر ہے۔ ہاں ظلی نبی آ سکتا ہے۔ یعنی ایسا نبی جو نہ شریعت جدیدہ لانیوالا ہو اور نہ مستقل ہو بلکہ جو تمام کمالات معہ شرف مکالمہ الٰہیہ کے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ و فیض سے حاصل کرنے والا ہو۔

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق منیجر کو مخاطب کریں۔ (ایڈیٹر)

چنیوٹ میں جلسہ سالانہ کی یاد

سلسلہ عالیہ احمدیہ کے قومی ادارے جامعۃ احمدیہ۔ مدرسہ احمدیہ اور تعلیم الاسلام ہائی سکول چنیوٹ میں کھل چکے ہیں۔ مقامی حالات کے ناساز گار ہونے کی وجہ سے ان ہر سہ اداروں کے طلباء کو جلسہ سالانہ لاہور میں شامل ہونے کی اجازت نہ تھی۔ لیکن محبوب بستی کے ان محبوب ایام کی یاد دلوں میں جوش مار رہی تھی۔ اس لئے ان ایام کی یاد دلوں میں تازہ کرنے کے لئے ۲۸ر دسمبر کو دن کے گیارہ بجے جلسہ منعقد کیا گیا۔ جلسہ کی صدارت کے فرائض جناب سید محمود اللہ شاہ صاحب ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول نے ادا فرمائے۔ مستورات کے لئے پردہ کا انتظام تھا۔ سامعین کی تعداد تین سو کے قریب تھی۔ سب سے پہلی تقریر مولوی غلام احمد صاحب بدوملہی پروفیسر جامعہ احمدیہ نے مرکز احمدیت یعنی قادیان کے موضوع پر فرمائی۔ آپ نے قادیان کی گذشتہ تاریخ کو دوہراتے ہوئے بیان فرمایا۔ کہ قادیان کا پہلا نام اسلام پور قاضی تھا۔ اسلام پور تو اڑ گیا۔ اور صرف قاضی رہ گیا۔ جیسے پنجابی لہجہ کے مطابق قادی پڑھا جاتا تھا اور اسی سے قادیان بن گیا۔ اور اس میں یہ حکمت تھی کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی۔ یخرج المھدی من القریۃ یقال لھا کدعہ پوری ہو جائے۔ دوسری تقریر "خدائی جماعتیں اور ابتلاء" کے موضوع پر مولوی محمد صادق صاحب سابق مبلغ سماٹرا کی تھی۔ آپ نے امم سابقہ کے حالات کو بیان فرماتے ہوئے بتایا کہ انبیاء کی جماعتوں کے لئے ہجرت اور اس قسم کے ابتلا کوئی انوکھی بات نہیں ہے۔ اگر ہماری جماعت کو ان مشکلات سے دوچار ہونا پڑا ہے تو ہمیں اپنے عزائم میں سست نہیں ہونا چاہیئے۔ بلکہ کمر ہمت باندھ کر ان مصائب پر فتح حاصل کرنے کے لئے تیار ہو جانا چاہیئے۔

بعد ازاں مولوی دوست محمد صاحب مولوی فاضل نے "جماعت احمدیہ کا مستقبل اور ہماری ذمہ واریاں" کے موضوع پر تقریر کی۔ آپ نے کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے جماعت احمدیہ کے روشن مستقبل کو پیش کرتے ہوئے نوجوانان احمدیت کو تحریک کی کہ وہ اپنے شاندار مستقبل کو قریب تر لانے کے لئے اپنی قربانیوں کی رفتار کو تیز تر کر دیں۔

آخر میں صدر محترم نے "ہمارا جلسہ سالانہ" کے موضوع پر مختصراً اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ آپ نے جلسہ سالانہ کی غرض و غایت بیان کرنے کے بعد بعض غیر احمدی اور غیر مسلم احباب کے ان تاثرات کو بیان فرمایا جو جلسہ سالانہ دیکھنے کے بعد ان کے قلوب میں پیدا ہوئے۔ صدر محترم نے حاضرین کا شکریہ ادا کرنے کے بعد ایک لمبی دعا فرمائی اور ڈیڑھ بجے جلسہ کی کارروائی کو ختم کیا۔ (سردار احمد واقف زندگی جامعہ احمدیہ چنیوٹ)

مہاجرین کے متعلق اطلاعات!!

گمشدہ کی تلاش

مسمی عاشق و مصطفٰے دونو بھائی ساکن منگالا تحصیل بھوانی ضلع حصار کو ہر چند میں نے تلاش کیا ہے لیکن نہیں ملے۔ اگر وہ دونوں بھائی خیریت سے پاکستان پہنچ گئے ہوں تو اپنی خیریت اور پتہ سے مجھ کو پتہ ذیل پر اطلاع دیں یا اگر کسی اور صاحب کو پتہ ہو تو وہ بھی ان کے پتہ سے اطلاع دیں۔ تمام اخبار یہ خبر شائع فرما کر مشکور فرما دیں۔

چوہدری میاں خاں واقف زندگی دفتر تعلیم و تربیت جودھامل بلڈنگ سیکلوڈ روڈ لاہور پاکستان

خاکسار کا لڑکا انوار الحق بعمر ۱۳ سال اور لڑکی امۃ القیوم عمر ۱۲ سال ہم سے اوڑ ضلع جالندھر میں بچھڑ گئے تھے ایک پختہ اطلاع کے مطابق وہ پھلور کیمپ میں تھے۔ اور اب پاکستان میں آچکے ہیں۔ اگر کسی دوست کو پتہ ہو تو مندرجہ ذیل پتہ پر اطلاع دیں۔ خاکسار حکیم شیر محمد احمدی (موضع اوڑ۔ ضلع جالندھر) معرفت ایم محمد شفیع صاحب ریڈر تحصیلدار ننکانہ صاحب۔ ضلع شیخوپورہ

مولوی محمد عثمان صاحب سابق ہیڈ ماسٹر حیدر آباد دکن کو اطلاع ہو کہ محمود احمد سعید۔ نذیر احمد۔ مقصود احمد اور مسعود احمد خیریت سے چنیوٹ پہنچ گئے ہیں۔ اور خیریت سے لاہور میں ہوں۔ خاکسار محمد احمد انور حیدر آبادی متعلم ٹی۔ آئی کالج

نائک محمد لطیف صاحب محلہ دار الفتوح قادیان جہاں کہیں ہوں اپنے پتہ سے مجھ کو مطلع کریں۔ سید محمود اختر متعلم ایم اے کواڈرینگل ۷۹ گورنمنٹ کالج لاہور

حکیم محمد صدیق صاحب والد مولوی محمد عثمان احمد صاحب مبلغ اٹلی کے متعلق مجھے پتہ نہیں کہ وہ کہاں ہیں انکی خدمت میں بذریعہ الفضل اطلاع کی جاتی ہے کہ نعیمہ بیگم آج ۲ر جنوری رات فوت ہو گئی ہے بوجہ آپ کی رہائش گاہ کا علم نہ ہونیکے آپ کو اطلاع نہیں کی جا سکی

ہاجرہ بیگم شرقپور

عزیز جمیل احمد ولد جمعدار محمد ادریس صاحب سنوری لاہور پہنچنے کے بعد ابھی تک لاپتہ ہے اسکے بھائی اور رشتہ داروں کو بہت تشویش ہے۔ اگر کسی دوست کو علم ہو تو براہ مہربانی مندرجہ ذیل پتہ پر اطلاع دیں

محمد احمد قمر سنوری

مرتبہ کارپوریشن سیالکوٹ شہر۔

"زمیندار احباب زندگی وقف کریں"

تحریک جدید کے ماتحت ایسے احباب کی فوری ضرورت ہے جو اپنے ہاتھ سے زمینداری کر سکتے ہوں۔ جوان ہوں۔ صحت اچھی ہو۔ اور کاشت کا تجربہ رکھتے ہوں۔ اب تک ناخواندہ دوستوں کے لئے زندگی وقف کرنے کا کوئی موقع نہ تھا۔ اللہ تعالےٰ نے ان کے لئے بھی یہ نادر موقع پیدا کر دیا ہے۔ پس جماعت کو چاہیئے کہ زیادہ سے زیادہ دوست اس کی طرف توجہ کریں اور اس اعلان کے پڑھنے والے حضرات کا فرض ہے کہ وہ اپنے اثر و رسوخ سے کام لیتے ہوئے اس اعلان کے مخاطب طبقہ کو اس کی اہمیت ذہن نشین کرائیں کیونکہ وہ خود تو اس کو پڑھ نہیں سکیں گے۔ لہذا اس نیک تحریک میں باوجود اہلیت رکھنے کے شامل ہونے سے معذور ہونگے۔ امراء اور پریذیڈنٹ صاحبان متعلقہ کا فرض ہے کہ وہ تحریک کر کے ایسے دوستوں کی فہرستیں مرتب کریں۔ جو سلسلہ کے لئے کاشت کا کام کر سکیں اور ان کو سلسلہ کی طرف سے جو گذارے ان کے مناسب حال ملیں اسے انعام سمجھتے ہوئے کام کرتے چلے جائیں۔ اور ثواب حاصل کرنے میں پڑھے ہوئے لوگوں کے برابر ہو جائیں۔ اطلاع آنے پر فارم معاہدہ وقف زندگی بھجوائے جائیں گے۔ اور موزوں حضرات کو بلوا لیا جائے گا۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی خواہش ہے کہ سلسلہ کی زمینوں پر جہاں باقی کارندے واقف زندگی ہوں وہاں مزارعین بھی واقف زندگی ہوں۔

وکیل الدیوان تحریک جدید جسونت بلڈنگ جودھامل روڈ لاہور

واقفین زندگی جو کالجوں میں پڑھتے ہیں

ایسے طلبا جنہوں نے زندگی وقف کی ہوا اور وہ اپنے اخراجات پر یا تحریک کے اخراجات پر مختلف کالجوں میں تعلیم حاصل کر رہے ہوں۔ اپنے نام و پتہ مضامین اور جماعت جس میں وہ پڑھ رہے ہیں سے دفتر ہذا کو فوری طور پر مطلع فرمائیں تاکہ ان کے نام حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں پیش کئے جا سکیں۔

وکیل الدیوان تحریک جدید جسونت بلڈنگ جودھامل روڈ لاہور

نفع مند کام

جو اصحاب اپنا روپیہ نفع مند کام پر لگانا چاہتے ہوں۔ نظارت بیت المال سے خط و کتابت فرمائیں۔ جو روپیہ کوئی صاحب دیں گے۔ اسکے عوض اس روپیہ سے کم از کم دو چند مالیت کی جائیداد رہن رکھی جائیگی۔ اور جائیداد پر جو کرایہ حاصل ہو گا۔ وہ انکو ماہ بماہ ادا کر دیا جایا کریگا

(نظارت بیت المال)

ہندوستان اور پاکستان کے درمیان جنگ چھڑنے کا کوئی امکان نہیں

لندن کے اخبار ڈیلی ہیرلڈ کی رائے

لنڈن ۷ جنوری۔ اخبار "ڈیلی ہیرلڈ" کے نامہ نگار نے دہلی سے اطلاع دی ہے۔ کہ کشمیر کے جھگڑے کی بناء پر ہندوستان اور پاکستان کے درمیان جنگ چھڑنے کا کوئی امکان نہیں۔ نامہ نگار کا خیال ہے۔ کہ دونوں حکومتیں فی الحال اتنی طاقت ور نہیں ہیں۔ کہ ایک دوسرے کیخلاف جنگ کر سکیں۔ اسکے علاوہ ہندوستان میں ابھی چار کروڑ مسلمان موجود ہیں۔ جو جنگ چھڑ جانے کی صورت میں حکومت کیلئے بہت کچھ مشکلات کا موجب ہو سکتے ہیں۔ ریاست حیدرآباد سے انڈین یونین کا ابھی تک کوئی مستقل معاہدہ نہیں ہوا ہے۔ ریاست کی اپنی فوجی طاقت بہت مضبوط ہے اور اگر جنگ چھڑ گئی۔ تو یہ ہندوستانی حکومت کو چین سے نہ بیٹھنے دے گی۔ (گلوب)

کشمیر کے معاملے میں ہندوستانی مسلمانوں کی خاموشی پر

سردار پٹیل کیطرف سے تشویش کا اظہار

لکھنؤ ۷ جنوری۔ کل رات یہاں ایک پبلک جلسے میں تقریر کرتے ہوئے سردار پٹیل نے کشمیر کے معاملہ میں "قوم پرور" مسلمانوں کی خاموشی پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔ (اے قوم پرور مسلمانو) حالیہ آل انڈیا مسلم کانفرنس میں کشمیر کے معاملے میں تم نے زبان کیوں نہ کھولی اور اس سلسلے میں پاکستان پر لعن طعن سے کیوں گریز کیا؟ تمہارا یہ رویہ ہمارے دلوں میں شکوک پیدا کرنیکا موجب ہو رہا ہے۔ اب یہ تمہارا فرض ہے کہ ہمارے ساتھ ایک ہی کشتی میں سوار ہو جاؤ۔ ڈوبنا ہے تو اکٹھے ڈوبو۔ اور تیرنا ہے تو اکٹھے تیرو۔ میں تم کو صاف صاف الفاظ میں بتا دینا چاہتا ہوں۔ کہ تم بیک وقت دو گھوڑوں پر سوار نہیں ہو سکتے۔ لکھنؤ کے ایک مسلم لیگی ممبر نے مجلس دستور ساز میں جداگانہ انتخاب کا مطالبہ کیا تھا۔ اسوقت بھی مجھے کہنا پڑا تھا۔ کہ اب ایسا نہیں ہو سکتا۔ میں پھر کہتا ہوں۔ کہ جو پاکستان جانا چاہتے ہیں۔ وہ بخوشی جا سکتے ہیں۔ (اے پ)

افغانستان کا نظر بند شہزادہ رہا کر دیا گیا

الہ آباد ۸ جنوری۔ افغانستان کے نظر بند شہزادہ سردار عمر خاں جو الہ آباد سے بھاگنے کی کوشش کے سلسلہ میں گرفتار کئے گئے تھے رہا کر دیئے گئے ہیں۔ اب آپ جہاں چاہیں ہندوستان میں بود و باش اختیار کر سکتے ہیں۔ (گلوب)

یو۔پی میں پناہ گزینوں کے لئے زراعتی کالونی بنائی جائیگی

لکھنؤ ۸ جنوری۔ یو۔پی میں پناہ گزینوں سے متعلق محکمہ کی ایک رپورٹ میں بتایا گیا ہے۔ کہ پناہ گزینوں کے لئے علیحدہ زراعتی کالونی بنائی جائے گی۔ اس سلسلے میں قابل کاشت زمینوں کی فہرست تیار کیجا رہی ہے۔ جو بعد میں پناہ گزینوں میں تقسیم کر دی جائے گی۔

اس کے علاوہ پناہ گزینوں کو پھر سے بسانے کے لئے اُن کے پیشوں کی فہرست بھی مرتب کی جا رہی ہے۔ پناہ گزینوں کے کیمپوں میں چرخہ کاتنے کا کام شروع کر دیا گیا ہے۔ (گلوب)

برطانیہ میں نئی قسم کی ڈبکنی کشتی

لندن ۸ جنوری۔ برطانیہ میں ایک نئی قسم کی [illegible] کشتی تیار کی جا رہی ہے۔ یہ ڈبکنی کشتی ایک مہینہ پانی کے اندر رہ سکتی ہے۔ اور کروزر کی جگہ کام دے سکتی ہے۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ اس کے وجود میں آنے سے بحری جنگ کے طریقوں میں نمایاں تبدیلی ہو جائے گی۔ (گلوب)

جعلی راشن کارڈ فوراً واپس کر دئے جائیں!

محکمہ سول سپلائز کی طرف سے ضروری انتباہ

لاہور ۸ جنوری مغربی پنجاب لاہور کے محکمہ سول سپلائز کی طرف سے عوام کو متنبہ کیا گیا ہے۔ کہ وہ از خود تمام ایسے راشن کارڈ حکومت کے پاس جمع کرا دیں۔ جن کے اصل گیرندہ لاہور میں موجود نہیں۔ اور اپنے کارڈوں پر افراد کی صحیح تعداد کا اندراج کرا لیں نیز بتایا گیا ہے۔ کہ ۱۵ جنوری کے بعد سے تحقیقاتی کمیٹی اپنا کام سختی سے شروع کر دیگی۔ اور اُسوقت کسی کی کوئی معذرت خواہی نہ سُنی جائیگی۔ تفتیش کیلئے جو سٹاف مقرر کیا جائیگا اسمیں بعض عورتیں بھی شامل ہونگی۔ (اے پ)

سٹالین کی داہنی طرف مفلوج ہو چکی ہے

ریوڈی جنیرو ۸ جنوری۔ ماسکو میں برازیل کے ایک گذشتہ سفیر نے کل کہا کہ جنرل الیسمو سٹالین کی حالت خطرناک ہے اسکی داہنی طرف مفلوج ہو چکی ہے۔ جس کا اثر بازو اور ٹانگ پر ہوا ہے۔ اور وہ عصا کے سہارے سے چل سکتا ہے۔ جب وہ کام کرنیکے ناقابل ہو جائیگا تو مولوٹوو وزیر خارجہ کے ہاتھ میں حکومت کی باگ ڈور سنبھالینگے۔ (رائیٹر)

زراعت کو ترقی دینے کے سلسلے میں انڈین یونین کی مساعی

نئی دہلی ۸ جنوری۔ آج اخباری نمائندوں کو ایک بیان دیتے ہوئے مسٹر رتن لال ایم نانا وتی نے انکشاف کیا۔ کہ چند دنوں کے اندر اندر پندرہ ہزار من نوشادر کی کھاد کلکتہ کی بندرگاہ میں پہنچ جائیگی۔ مسٹر نانا وتی کو زراعت کے محکمہ نے کھاد کی تلاش کیلئے روس اور یورپ کے دوسرے ممالک میں بھیجا تھا سلسلہ بیان جاری رکھتے ہوئے آپ نے بتایا۔ کہ تین عدد ٹریکٹر بھی ایک مشہور و معروف کارخانے سے خرید کئے گئے ہیں۔ اور وہ اِس سال کے اخیر تک ہندوستان پہنچ جائینگے۔ (گلوب)

مختصر خبریں

جالندھر ۷ جنوری۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ جالندھر میونسپل کمیٹی نے تمام پرائمری سکولوں کے اساتذہ کے نام نوٹس جاری کیا ہے۔ کہ وہ نوٹس وصول کرنے کے بعد ایک ماہ کے اندر اندر ہندی سیکھ لیں۔ ورنہ عدم تعمیل کی صورت میں ان کو ملازمت سے علیحدہ کر دیا جائے گا۔ (اے پ)

بنکاک ۸ جنوری۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ سیام سے اِس سال چار لاکھ ٹن چاول باہر بھیجا جائے گا۔ تین لاکھ پچاس ہزار ٹن چاول دسمبر کے وسط تک غیر ملکوں کو بھیجا جا چکا ہے۔ (گلوب)

آگرہ ۸ جنوری۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت یو۔پی کی فائنس کمیٹی نے یہ تجویز منظور کر لی ہے۔ کہ یو۔پی میں چھ ہوائی اڈے قائم کئے جائیں۔ (گلوب)

لکھنؤ ۸ جنوری۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ یو۔پی میں نمک کی کمی کو دُور کرنے کے لئے محکمہ سول سپلائز نے کلکتہ سے پانچ لاکھ من سمندری نمک منگوانے کا فیصلہ کیا ہے۔ (گلوب)

اچھوتوں کیواسطے ایک علیحدہ محکمے کا قیام

بنارس ۷ جنوری۔ یو۔پی حکومت نے ہریجنوں کی حالت کو بہتر بنانے کے سلسلے میں ایک نئے محکمہ کے قیام کا فیصلہ کیا ہے یہ نیا محکمہ اسی ماہ کے اخیر تک اپنا کام شروع کر دے گا۔ (گلوب)

— نئی دہلی ۷ جنوری۔ اس ماہ ہندوستان میں ۱۳ لاکھ ٹن غلہ غیر ملکوں سے آرہا ہے۔ سب سے زیادہ برآمد ارجنٹائنا سے اور اس سے کم امریکہ سے ہوئی ہے۔ (گلوب)

غیر مسلم اغوا شدہ عورتوں کی واپسی

لاہور ۸ جنوری حکومت مغربی پنجاب کا پریس نوٹ مظہر ہے کہ اب تک پانچ ہزار ۴۰۰ اغوا شدہ غیر مسلم عورتیں اور تین سو سے زائد گمشدہ بچے تلاش کر کے انکے سرپرستوں کے پاس پہنچائے جا چکے ہیں۔ یا مشرقی پنجاب کے حکام کے سپرد کر دئے گئے۔ (اورینٹ)

سر مہاراج سنگھ نے گورنر بمبئی کے عہدے کا چارج لے لیا!

بمبئی ۷ جنوری کل سر مہاراج سنگھ نے گورنر بمبئی کے عہدے کا چارج لیا۔ آپ صوبہ بمبئی کے پہلے ہندوستانی گورنر ہیں۔ اس صوبے کے آخری انگریز گورنر کل ہی کولمبو تشریف لے گئے۔ جہاں سے وُہ انگلستان روانہ ہو جائینگے۔ (گلوب)

نیشنلسٹ مُسلمانوں کی آنکھیں کُھل جانی چاہئیں

کانگریس کا مقصد مسلمانوں کو کمزور بنانا ہے (راجہ غضنفر علی)

لاہور ۸ جنوری۔ پاکستان کے وزیر امور مہاجرین مسٹر غضنفر علی خاں نے سرحدی ممبران اسمبلی کی جنگ میں شمولیت پر اظہار مسرت کرتے ہوئے ایک بیان میں کہا۔ کہ پاکستان کے دفاع کے لئے ضروری ہے۔ کہ ہم سب متحد ہو کر کوشش کریں۔ آپ نے سردار پٹیل کی لکھنؤ والی تقریر کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ اب تو ہندوستان کے نیشنلسٹ مسلمانوں کی آنکھیں کُھل جانی چاہئیں۔ اور ان کو سمجھ لینا چاہئے۔ کہ کانگریس کا مقصد مسلمانوں کو کمزور سے کمزور تر بنانا ہے۔ اسلئے ان کو اب اپنے ذاتی اور قومی مفاد کے پیش نظر منظم ہو جانا چاہیئے۔ اور پاکستان کے مسلمانوں کے ساتھ ہو کر اپنی فلاح و بہبودی کی کوشش کرنی چاہیئے۔ تاکہ وُہ دُشمنوں کے بد ارادوں سے محفوظ رہیں۔ (اے پ)

پاکستان اور ہندوستان کا الحاق ممکن ہے؟

لکھنؤ ۸ جنوری۔ یو۔پی کے وزیر اطلاعات مسٹر پالیوال نے فتح پور میں ایک پبلک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ جس کانگریس نے آزادی حاصل کی ہے۔ وہی کانگریس پاکستان اور ہندوستان کا الحاق کر کے دکھائیگی لیکن یہ الحاق گاندھی کی نصائح پر عمل کرنے میں ہی مضمر ہے۔ آپ نے کہا۔ کہ کانگریس پر تنقید کرنیوالے کہتے ہیں۔ کہ جب پاکستان بن گیا۔ تو مسلمانوں کو ہندوستان سے نکال دینا چاہیئے۔ لیکن یہ غلط ہے کیونکہ اگر ہم پھر سے الحاق چاہتے ہیں۔ تو مسلمانوں کو ہندوستان میں آباد رکھنا ہمارا فرض ہے۔ کیونکہ اس کے بغیر ہم الحاق کرنیمیں حق بجانب نہیں کہلا سکتے۔ (اورینٹ)

ضروری اطلاع

مورخہ ۷ جنوری ۱۹۴۸ء کے پرچہ سے روزنامہ الفضل لاہور کی دوسری جلد کا آغاز ہو گیا ہے۔ اس پر کتابت کی غلطی کی وجہ سے ۹۵ چھپ گیا ہے۔ لیکن یہ درست نہیں ہے اس کا اصل نمبر ۱ ہے۔ احباب تصحیح فرمالیں۔

برطانوی انتداب کے ختم ہوتے ہی فلسطین میں آزاد عرب حکومت قائم کر دی جائیگی

انڈین سٹیل انڈسٹری

لندن ۸ جنوری۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ ہندوستان سٹیل انڈسٹری کو مضبوط بنانے کیلئے حکومت ہند برطانوی ماہرین کی خدمات حاصل کرنے کی کوشش کر رہی ہے لندن میں ہندوستانی کمشنر کے دفتر کی معرفت اس سلسلے میں کچھ برطانوی صنعتی انجمنوں سے بات چیت ہو رہی ہے ابھی تک یہ بات چیت ابتدائی مرحلے میں ہے۔ (گلوب)

رومانیہ میں ڈہائی لاکھ یہودی فلسطین جانے کیلئے تیار بیٹھے ہیں

لندن ۷ جنوری۔ معلوم ہوا ہے کہ رومانیہ سے ۲½ لاکھ یہودی فلسطین جانے کے لئے تیار ہیں۔ اس کے علاوہ مشرقی یورپ میں بے خانماں لوگوں کے کیمپوں سے بھی ہزاروں یہودی جانا چاہتے ہیں روس کی مدد کے بغیر اتنے وسیع پیمانہ پر مشرقی یورپ سے یہودی فلسطین جانے کی تیاری نہیں کر سکتے۔ مزید معلوم ہوا ہے کہ کمیونسٹ بہت سے نوجوان یہودیوں کو فوجی تربیت دے رہے ہیں (گلوب)

تنظیم امن میں کشمیر پر بحث ملتوی کر دی گئی

سر محمد ظفر اللہ خاں کی آمد کا انتظار کیا جا رہا ہے

لیک سکیس ۷ جنوری۔ کشمیر کے معاملے پر غور کرنے کیلئے منگل کے روز اقوام عالم کی تنظیم امن کا پہلا اجلاس ہوا۔ پاکستانی نمائندے ایم۔ ایچ اصفہانی نے اپنی حکومت کیطرف سے تجویز پیش کی۔ کہ اجلاس کو ملتوی کر دیا جائے تا سر محمد ظفر اللہ خاں یہاں پہنچکر پاکستان کی طرف سے بحث میں حصہ لے سکیں۔ چنانچہ اجلاس ملتوی کر دیا گیا۔ اب آئندہ اجلاس ۱۵ جنوری تک کسی مناسب تاریخ کو منعقد ہوگا (اے پی)

چھ ہزار طلبا کی ہڑتال

آگرہ ۸ جنوری۔ کھتری مراری گرلز کالج کی ہڑتال نے شہر میں ہلچل پیدا کر رکھی ہے۔ دوسرے کالجوں کے ۶ ہزار طلبا نے بھی بطور ہمدردی ہڑتال کر دی ہے۔ طلباء کی فیڈریشن نے عام ہڑتال کا اعلان کیا ہے امید ظاہر کیجاتی ہے کہ کل ہڑتال اور بھی زور پکڑ جائیگی۔ لڑکیوں کے کالج کے منتظمان نے کالج غیر معین عرصے کیلئے بند کر دیا ہے گلوب

فلسطین میں آزاد عرب حکومت کے قیام کی تیاریاں

قاہرہ ۷ جنوری۔ اعراب فلسطین کی ایگزیکٹو اعلیٰ میں آجکل یہ تجویز زیر غور ہے کہ برطانوی انتداب کے ختم ہونیکے فوراً بعد ہی فلسطین میں ایک آزاد عرب حکومت قائم کر دی جائے۔ چنانچہ یہاں ایک اعراب فلسطین کی تشکیل کمیٹی کا قیام عمل میں لایا گیا ہے۔ جسے عرب لیگ کے حلقے آزاد حکومت کی ترتیب و تشکیل کے سلسلے میں پہلا قدم قرار دے رہے ہیں۔ امید ہے کہ مفتی فلسطین امین الحسینی کی قیادت میں عرب ایگزیکٹو اعلیٰ ایک ماہ کے اندر اندر قومی حکومت کے قیام کا مکمل خاکہ تیار کریگی۔ عام خیال یہی ہے۔ کہ مفتی فلسطین آزاد حکومت کے رکن اعلیٰ ہونگے۔ اور عرب ہائی ایگزیکٹو کے نائب صدر جمال الحسینی وزیر اعظم کے فرائض انجام دینگے رکن اعلیٰ کے عہد کے علاوہ حکومت ایک نیشنل اسمبلی اور ایگزیکٹو کونسل پر مشتمل ہوگی (ا۔ ار)

امریکہ کا مشہور و معروف ہائیڈرو الیکٹرک انجنیئر پاکستان آرہا ہے!

کراچی ۷ جنوری۔ پاکستان کی حکومت نے مشہور و معروف امریکی انجنیئر ہنری جارج ہوارڈ کی خدمات حاصل کر لی ہیں۔ آپ ہائیڈرو الیکٹرک کے بڑے ماہر ہیں۔ اس ماہ کے وسط تک آپ کراچی پہنچ جائیں گے۔ (گلوب)

حکومت آزاد کشمیر کو اپنا معاملہ پیش کرنیکی اجازت دیجائے

یو۔ این۔ او سے سردار محمد ابراہیم کی اپیل

لاہور ۸ جنوری۔ حکومت آزاد کشمیر کے پریذیڈنٹ سردار محمد ابراہیم نے وزیر اعظم پاکستان خان لیاقت علی خان کے نام ایک طویل تار ارسال کیا ہے۔ جس میں انڈین یونین کی اس شکایت کا جو اس نے پاکستان کے خلاف یو۔ این۔ او کے سامنے پیش کر رکھی ہے ذکر کرتے ہوئے امن کونسل سے اپیل کی ہے۔ کہ حکومت آزاد کشمیر کو بھی اپنا معاملہ پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔ نیز زور دیا ہے۔ کہ کشمیر کے تمام مسئلے پر اٹلانٹک چارٹر کی روشنی میں غور و خوض کیا جانا چاہیئے۔ ا۔پ

پاکستان کے پناہگزینوں کے لئے ترپن ہزار کمبل

برطانیہ کے مسلمانوں کا گرانقدر عطیہ

کراچی ۷ جنوری۔ پاکستانی ہائی کمشنر نے پناہ گزینوں کے لئے انگلستان سے ۵۳ ہزار کمبل بھجوانے کا انتظام کیا ہے جن میں سے تین ہزار کمبل کراچی پہنچ چکے ہیں۔ باقی پچاس ہزار کمبل بھی عنقریب پہنچنے والے ہیں۔ موصول شدہ تین ہزار کمبلوں کی قیمت ۲۷۶۰ پونڈ بتائی جاتی ہے۔ جن میں سے ۲۷۵ پونڈ برطانیہ مسلم لیگ نے ادا کئے ہیں۔ باقی کی ادائیگی برطانوی امدادی فنڈ میں سے کی گئی ہے

نیز پاکستانی سفیر مقیم نیویارک نے "قائداعظم امدادی فنڈ" کی مرکزی کمیٹی کو اطلاع دی ہے۔ کہ وہ امریکہ سے دس ہزار کمبل بھجوانے کا انتظام کر رہے ہیں۔ اسکے علاوہ اٹلی سے بھی ۱۶ ہزار کمبل آنیکی توقع ہے۔ (گلوب)

پناہ گزینوں کی آبادکاری کے سلسلے میں دو تحقیقاتی کمیٹیوں کا تقرر عمل میں لایا جائیگا

مغربی پنجاب اسمبلی میں میاں نوراللہ کی اہم قرارداد

لاہور ۸ جنوری۔ مغربی پنجاب کی اسمبلی میں آج ایک غیر سرکاری قرارداد پر ۴ گھنٹے کی بحث کے بعد حکومت نے دو کمیٹیوں کے قیام کی تجویز کو منظور کر لیا۔ یہ کمیٹیاں ان بے قاعدگیوں اور غلطیوں کی چھان بین کریگی۔ جو پناہ گزینوں کو آباد کرنے کے سلسلے میں بعض سرکاری افسران اور غیر سرکاری اشخاص سے سرزد ہوئی ہیں۔ یہ کمیٹیاں مکانوں اور دکانوں کی تقسیم اور زرعی زمینوں کی تقسیم کے بارے میں علیحدہ علیحدہ رپورٹ مرتب کریگی۔ ان کمیٹیوں کے ممبران کا اعلان لیگ اسمبلی پارٹی اور مشرقی پنجاب کے رہنے والے ممبران اسمبلی کے مشورے کے بعد کیا جائے گا۔

وزیر اعظم خان افتخار حسین خان آف ممدوٹ نے یہ تسلیم کرتے ہوئے۔ کہ واقعی پناہگزینوں کو آباد کرنے میں بعض سرکاری حکام سے ناقابل معافی بے قاعدگیاں سرزد ہوئی ہیں ممبران اسمبلی سے اپیل کی۔ کہ وہ حکومت کو ایسے اشخاص کا پتہ لگانے میں امداد کریں۔ جو ان بے قاعدگیوں کے بلاواسطہ ذمے دار ہیں۔ یہ ریزولیوشن میاں نوراللہ نے پیش کیا تھا۔ جس میں حکومت سے مطالبہ کیا گیا تھا۔ کہ سات ممبران پر مشتمل ایک کمیٹی مقرر کی جائے۔ جس میں چار سرکاری اور تین غیر سرکاری ممبران ہوں۔ نیز غیر سرکاری ممبران میں مہاجرین کے دو نمائندے ضرور لئے جانے چاہئیں۔

میاں ممتاز دولتانہ نے ان تقریروں کا جواب دیتے ہوئے جو گورنمنٹ کی مخالفت میں کی گئی تھیں۔ بتایا۔ کہ حکومت ترپن لاکھ مہاجرین میں سے تینتالیس لاکھ کو تجارت میں لگا چکی ہے۔ باقی کو زراعت میں جذب کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

(ا۔پ)

ریزرو بنک کو اپنی غیر جانبداری برقرار رکھنی چاہیئے!

پاکستان کے وزیر خزانہ کا انتباہ

کراچی ۸ جنوری۔ حکومت پاکستان کے وزیر خزانہ مسٹر غلام محمد نے آج ایک پریس کانفرنس میں بیان دیتے ہوئے اسبات پر زور دیا۔ کہ حکومت ہندوستان نے ریزرو بنک کے ان فرائض کی ادائیگی میں خواہ مخواہ مداخلت سے کام لیا ہے جو اس کیلئے پاکستان حکومت کے ساتھ معاملہ کرنے میں ادا کرنے ضروری ہیں۔ پاکستان کی حکومت اس مداخلت بیجا کو نہ صرف یہ کہ ایک ناخوشگوار اقدام خیال کرتی ہے۔ بلکہ اسکی نگاہ میں حکومت ہند کا یہ فعل ایک جارحانہ اقدام ہے۔ حکومت ہند نے نقد روپے کے اپنے حصے پر متصرف ہونے کے بعد ریزرو بنک کو ہدایات جاری کر دیں۔ کہ وہ پاکستان کا حصہ جو ۵۵ کروڑ پر مشتمل ہے۔ پاکستان کو ادا نہ کرے

مسٹر غلام محمد نے اسبات کا بھی انکشاف کیا کہ پاکستان حکومت نے ریزرو بنک سے یہ مطالبہ کیا ہے۔ کہ وہ فوراً ۵۵ کروڑ روپیہ ادا کر دے۔ آپ نے کہا ہم اسبارے میں جلد بازی سے کوئی قدم اٹھانا نہیں چاہتے۔ بلکہ ہماری خواہش ہے۔ کہ باہمی مفاہمت سے ہی اسکو سلجھانے کی کوشش کی جائے۔

بیان کو جاری رکھتے ہوئے آپ نے کہا۔ اگر ریزرو بنک ہمارا حصہ دینے میں کامیاب نہ ہوسکا۔ تو پھر ہمارا مطالبہ یہ ہے۔ کہ حکومت ہندوستان کو ہرگز یہ اجازت نہیں ہونی چاہیئے۔ کہ وہ مشترکہ نقد سرمائے کو اپنے مصرف میں لاتا رہے۔ اس وقت وہ اپنا حصہ برابر کشمیر میں اور [illegible] اسی طرح پاکستان کے خلاف دوسری سرگرمیوں میں صرف کر رہا ہے۔ آپنے زور دیا۔ کہ ریزرو بنک کو سیاسی پارٹیوں کے دباؤ اور اثر سے پاک ہونا چاہیئے۔ اور اپنی غیر جانبداری پر حرف نہ آنے دینا چاہیئے۔ (ا۔پ)